REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۲۸ — شمارہ ۳۳

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب مدیر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ: سالانہ ۱۵ روپے — ششماہی ۸ روپے — فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian PIN 143516.

۲۲ رمضان المبارک ۱۳۹۹ ہجری — ۱۶ ظہور ۱۳۵۸ ہش — ۱۶ اگست ۱۹۷۹ء

اخبار قادیان

قادیان ۱۳ ظہور (اگست) سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ مؤرخہ ۷ اگست کی اطلاع مظہر ہے کہ

"آج ضعف کی تکلیف رہی۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۴ ظہور (اگست) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ کی ٹانگ میں جو تکلیف چل رہی تھی، ادویات کے استعمال کے نتیجہ میں افاقہ تو ہے لیکن ابھی مکمل آرام نہیں۔ احباب سیّدہ موصوفہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ ...

کی جگہ کا زخم تو مندمل ہو گیا ہے لیکن چونکہ خون کافی نکل گیا تھا اسلئے ابھی تک کمزوری چلی آرہی ہے۔ احباب عزیز موصوف کی کامل صحت کیلئے بھی دعا فرمائیں ★ مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

نوّے سال کے مختصر سے عرصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ چکا ہے

اب وقت قریب ہے جب

دل اسلام کی طرف مائل ہوں گے اور دماغ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت قبول کر لیں گے

یہ سب کچھ انشاءاللہ

آئندہ صدی میں ہونے والا ہے جو غلبۂ اسلام کی صدی ہے جس کے ابتداء میں صرف دس سال باقی ہیں

ایسے وقت میں

ایسے استادوں کی ضرورت ہوگی جو افواج کی صورت میں نئے داخل ہونے والوں کو دین کی تعلیم دے سکیں!

آل سری لنکا احمدیہ مسلم مشن کی دوسری سالانہ کانفرنس کے لئے سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام!

"مکرم محترم مولوی محمد عمر صاحب — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ جماعت ہائے احمدیہ سری لنکا، مؤرخہ ۲۲ وفا ۱۳۵۸ ہش کو اپنے دوسرے سالانہ جلسہ کا انعقاد کر رہی ہے۔ خدا تعالیٰ اس سالانہ جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت کرے اور اسے سری لنکا میں حق اور صداقت کے فروغ کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

اس موقعہ پر میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض یہ تھی کہ شریعت قائم ہو اور دین دوبارہ ترو تازہ ہو۔ دوسرے الفاظ میں حضور علیہ السلام کی آمد کا مقصد یہ ہے کہ قرآنی تعلیم کی خوبصورتی کو تمام دنیا پر واضح کر کے اسلام کو تمام ادیان پر غالب کیا جائے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کو نوّے سال گزر چکے ہیں۔ اس مختصر سے عرصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔ اب وہ وقت قریب ہے کہ آج اس کے پیغام پر کان نہ دھرنے والے بھی اس کی طرف متوجہ ہونے پر مجبور ہو جائیں گے۔ خدا تعالیٰ اپنی زبردست قدرت کے ساتھ اسلام کے حق میں قلوب میں ایک تبدیلی پیدا فرمائیگا اور دل اسلام کی طرف مائل ہوں گے۔ اور دماغ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کی صداقت اور حقانیت کو قبول کر لیں گے۔

یہ سب کچھ انشاءاللہ آئندہ صدی میں ہونے والا ہے جو غلبۂ اسلام کی صدی ہے اور جس کے ابتداء میں صرف دس سال باقی ہیں۔ ایسے وقت میں ایسے استادوں کی ضرورت ہوگی جو یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کے تحت افواج کی صورت میں نئے داخل ہونے والوں کو دین کی تعلیم دے سکیں اور اُن کے دلوں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی حقیقی روح پیدا کر سکیں۔ اور ایسے استاد اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتے جب تک ہم قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور نہ ہوں۔ اور اس زمانہ میں قرآنی علوم و معارف سیکھنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ ہم امام آخر الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں۔ کہ اس زمانہ کے تقاضوں کے مطابق تفسیر قرآن کریم صرف حضور علیہ السلام کی تصانیف میں ہی ملتی ہے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف کے عجائبات اکثر بذریعہ الہام میرے پر کھلتے ہیں۔ اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تفسیروں میں ان کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:-

"میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور میرے قلم سے قرآنی حقائق و معارف چمک رہے ہیں۔ اُٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے یا سکھوں میں سے یا کسی اور فرقہ میں سے ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کو دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے؟"

(ضمیمہ تریاق القلوب صفحہ ۱۳۹)

پس غلبۂ اسلام کی صدی کے شایانِ شان استقبال کے لئے ضروری ہے کہ ہم اُن علوم اور معارف سے خود اپنے آپ کو (باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ کیجئے)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مؤرخہ ۱۶ ظہور ۱۳۵۸ ہش

جماعتِ احمدیہ تبلیغی میدان میں !

اگر آپ کہیں سے یہ خبر سُنیں کہ آج فلاں ملک میں اتنے عیسائیوں کو حلقہ بگوشِ اسلام کیا گیا، فلاں برّاعظم میں اتنے لوگوں کے دلوں کو جیت کر حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قدموں میں لا ڈالا گیا، فلاں جزیرہ میں اتنی پیاسی روحوں کو رُوحانیت کا آبِ حیات پلا کر زندہ کیا گیا۔ تو آپ یقین کرلیں کہ یہ خبریں جماعتِ احمدیہ سے تعلق رکھتی ہیں کیونکہ دنیا کے پردے پر مسلمانوں کے تہتّر فرقوں میں سے آج سوائے جماعتِ احمدیہ کے کوئی اور جماعت آپ کو ایسی نظر نہیں آئے گی جو ایسے منظم اور مؤثر طریق پر تبلیغِ اسلام میں مصروف ہو جس کے نتائج اپنے اور بیگانوں کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے ہوں —— !

آج اسلام کے ۷۲، ۷۳ فرقے ہیں۔ اور ہر ایک اپنے آپ کو اسلام کی صحیح تصویر اور حقیقی نمائندہ خیال کرتا ہے۔ اسلام کا دَم تو سبھی بھرتے ہیں۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبّت کا دعوٰے بھی کرتے ہیں۔ لیکن دعوٰی ہے پر دلیل نہیں۔ اسلام کا صرف نام ہے اور قرآن کے فقط الفاظ ہیں۔ حلق سے نیچے اُتریں تو اثر بھی ہو۔ جب اپنے گریبان میں کچھ نہیں تو دوسروں کو کیا دیں گے —— کبھی آپ نے سُنا کہ اس خیرِ امّت کے سوادِ اعظم نے یورپ و امریکہ اور چین و جاپان کے باشندوں کو اسلام کے عالمگیر پیغام سے روشناس کرایا ہو —— آج صرف مسیحِ محمّدی کی جماعت ہے، جماعتِ احمدیہ جس کے افراد بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ کے ارشادِ ربّانی کی تعمیل میں دلوں میں نوعِ انسان کا پیار لیے، ہاتھوں میں قرآنی صحیفہ لئے قریہ بہ قریہ، ملک بہ ملک، صحراء بہ صحراء پھرتے اور دُنیا کے چپہ چپہ میں حضرت خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلّم کا جھنڈا گاڑنے میں مصروف ہیں۔ گوشہ گوشہ میں مساجد تعمیر کر رہے اور تثلیث کدوں میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی صدا بلند کی جارہی ہے۔

یہ قیل و قال اور نِرا دعوٰی نہیں بلکہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا غیروں نے بھی اعتراف کیا ہے —— ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے لیجئے جماعتِ احمدیہ کے تبلیغی میدان سے کچھ تازہ خبریں سُنیے اور فیصلہ کیجئے کہ اسلام کے حقیقی علمبردار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے سچے غلام اور خادم کیا وہ ہیں جو گھروں میں ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے آسمان سے مسیحِ ناصری کا انتظار کر رہے ہیں۔ یا وہ جو مسیحِ محمّدی کو مان کر اس کی جماعت میں شامل ہوکر دن رات تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ قرآن میں بدل و جان مصروف ہیں ——؟

✯ سپین میں تبلیغِ اسلام

ایک زمانہ وہ تھا جب سپین، مسلمانوں کی علمی، تمدّنی اور ثقافتی زندگی کا گہوارہ تھا اور آج یہ حالت ہے کہ قرطبہ کی عظیم جامع مسجد کے صحن میں بلند و بالا مینار پر گرجا گھر کے گھنٹے نصب ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار !

لیکن جماعتِ احمدیہ کے حوصلے پست نہیں ہیں۔ آج جماعتِ احمدیہ کو مستقبل کے افق پر وہ کچھ نظر آرہا ہے جس کو دنیا کے دوسرے لوگ تو کیا خود مسلمان کہلانے والے بھی سُن کر ہنستے ہیں۔ کہ کیا ایسا ممکن ہے کہ اسلام ساری دُنیا میں غالب آجائے —— !!

گزشتہ دنوں جماعتِ احمدیہ کے ایک "دیوانے" نے قرطبہ کی اسی عظیم جامع مسجد کے محراب میں اذان دی اور کلماتِ اذان کا انگلش و اسپینش ترجمہ سُنایا۔ سینکڑوں سیّاح جو اس وقت مسجد میں موجود تھے، مولانا کرم الٰہی ظفر کی اذان اور اس کے ترجمہ کو غور سے سُنا۔ نہ صرف یہ بلکہ مولوی عبدالستّار خان صاحب مبلّغ سلسلہ نے اس بلند و بالا مینار کی چوٹی پر بھی جس پر گرجا گھر کے گھنٹے نصب ہیں، چڑھ کر باآوازِ بلند اذان کے کلمات دہرائے —— اور پھر غرناطہ کے عظیم الشان خوبصورت محل "الحمراء" کے باغ میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے اذانیں دی گئیں۔ خطبہ دیا گیا اور نماز ادا کی گئی۔ بیسیوں غیر مسلم حضرات حیرت و استعجاب سے اس نظارے کو دیکھا کئے۔ ان سب کو اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔

ہیگ کے ایک کثیر الاشاعت اخبار نے جماعتِ احمدیہ کی مسجد کی تصویر شائع کرکے ایک موقع پر نہایت حقیقت افروز نوٹ لکھا تھا کہ

"اسلام نے یورپ پر دو دفعہ حملہ کیا۔ ایک نویں صدی عیسوی میں جبکہ وہ سپین پر حاوی تھے۔ اور دوسری دفعہ ترکوں نے سولہویں صدی عیسوی میں یورپ پر حملہ کیا اور ویانا تک پہنچ گئے لیکن دونوں دفعہ ہم نے اپنی قوّتِ بازو سے مسلمانوں کا مقابلہ کرکے یورپ سے نکال دیا لیکن اب کے جو حملہ یورپ پر کیا گیا وہ رُوحانی اور دلوں پر حملہ ہے۔ ظاہری حملہ نہیں۔ کیا عیسائیت میں اتنی رُوحانی طاقت ہے جو اس حملہ کا مقابلہ کر سکے ؟"

✯ جاپان میں تبلیغِ اسلام !

مبلّغ اسلام مقیم جاپان کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ مختلف ذرائع ابلاغ سے اسلام کی صحیح تصویر جاپان کے باشندوں کے سامنے پیش کی جارہی ہے۔ مثلاً یہ کہ حیاتِ آخرت کے متعلق اسلامی نظریہ پر مشتمل ایک مفصّل مضمون بُدھ مذہب کے ایک کثیر الاشاعت رسالہ DHARMA WORLD میں شائع کروایا گیا اور اخبارات میں بھی اسلام کی خوبیوں اور محاسن پر مشتمل مضامین شائع کروانے کے علاوہ اِس رنگ میں صحافت کی دُنیا اور دیگر نشریاتی پروگرام پر نظر رکھی جارہی ہے کہ جہاں کہیں کوئی بات اسلام کے متعلق غلط فہمی پیدا کرنے والی سامنے آتی ہے فوراً اس کی تردید کرکے اصل حقیقت سے روشناس کرا دیا جاتا ہے۔

چنانچہ گزشتہ دنوں ۵ مئی ۷۹ء کو ٹیلی ویژن پر سوال و جواب کے ایک مشہور انعامی پروگرام میں اسلام کے بارہ میں ایک سوال پُوچھا گیا کہ اسلام کی مقدس کتاب جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اقوال کا مجموعہ ہے، اُس کا نام کیا ہے۔ جواب دینے والے نے کہا "قرآن کریم" اور اس جواب کو صحیح قرار دیا گیا۔ جماعت احمدیہ کے نمائندے نے فوراً ٹی وی والوں سے رابطہ قائم کیا اور پُوچھا یہ کیا تم نے ایک غلط بات نشر کردی۔ قرآن مجید تو سارے کا سارا اللہ تعالےٰ کا کلام ہے اس پر وہ شرمندہ ہوئے اور وضاحت کے ساتھ اگلے پروگرام میں معذرت کرتے ہوئے اس کی تصحیح کردی۔

✯ انڈونیشیا میں تبلیغِ اسلام

ابھی حال میں انڈونیشیا کی جماعت ہائے احمدیہ نے جو اپنی ۲۹ ویں مجلس مشاورت منعقد کی، اُس میں آئندہ سال کے لئے ۱۱، ۱۵، ۶۹، ۰۰۰ کا میزانیہ منظور کیا گیا ہے اور فیصلہ کیا گیا کہ تبلیغی مساعی کو اب مزید اس قدر وسعت دینا ہے کہ جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کی تعداد پچھلے سال سے ۲۰ فیصد بڑھ جائے۔

صرف ماہِ مارچ کی جو تبلیغی رپورٹ شائع ہوئی ہے اس کے مطابق بارہ افراد نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت اختیار کی۔ تبلیغی دورے کئے جاتے ہیں۔ جلسے کئے جاتے ہیں اور انفرادی تبلیغ کے علاوہ حکّام اور ذی اثر لوگوں سے ملاقاتیں کرکے انہیں قرآن مجید اور دیگر اسلامی لٹریچر کا تحفہ دیا جاتا ہے۔

✯ تاریک برّاعظم میں اسلام کی ضیاپاشیاں !

وہ افریقہ جس کو ایک زمانہ میں عیسائیت نے اپنا شکار سمجھ لیا تھا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے حقیقی علمبرداروں کی کوششوں کے نتیجہ میں اس ارضِ بلال رضؓ سے عیسائی اپنا بوریا بستر سمیٹ رہے ہیں —— مغربی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی جو تبلیغ کی جارہی ہے اس کا اندازہ صرف اسی ایک امر سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ صرف غانا میں اب تک ۳۰۰ مساجد جماعتِ احمدیہ تعمیر کرچکی ہے۔ اور جماعت کی تعداد بفضلہٖ تعالیٰ وہاں لاکھوں میں ہے۔

ایک تازہ خبر ملاحظہ فرمایئے۔ نائیجیریا سے شائع ہونے والا ہفت روزہ ٹرُوتھ اپنی ۸ جون کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے نائیجیریا کی ریاست اوگن کے ریڈیو سے ہر جمعہ کی شام کو ساڑھے آٹھ بجے سے نو بجے کے درمیان "وائس آف اسلام" (اسلام کی آواز) کے نام سے ایک پروگرام شروع کیا گیا ہے جو مسلمانوں اور غیر مسلموں میں یکساں تیزی سے مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔"

✯ سری لنکا میں تبلیغِ اسلام

سری لنکا میں بھی جماعتِ احمدیہ کی طرف سے تبلیغی سرگرمیاں جاری ہیں۔ کہیں جلسے ہو رہے ہیں کہیں درس و تدریس کا پروگرام ہے کہیں انفرادی تبلیغ ہورہی ہے (باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

دُنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق شرح و بسط سے تعلیم دیتا ہے

خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات میں کوئی تضاد نہیں جس طرح اس کی ذات کامل ہے اُس کی صفات بھی کامل ہیں

اسلامی تعلیم حُسن و احسان پر مبنی ہے اور حقائق و معارف پر مشتمل ہے انسان اس سے دُنیا میں کامیاب اور آخرت میں سُرخرو ہو سکتا ہے

خدا کرے کہ ہم مقصدِ زندگی کو پانے والے اور اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعماء اور رحمتوں کے وارث بننے والے ہوں!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷ اخاء ۱۳۵۶ ہش مطابق ۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

گزشتہ خطبہ جمعہ میں مَیں نے دین اسلام کی چند خصوصیات کا ذکر کیا تھا اور مختصراً بتایا تھا کہ ان میں سے ہر خصوصیت کے متعلق آئندہ خطبات جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ مَیں نسبتاً تفصیل سے کچھ کہوں گا۔

مَیں نے دینِ اسلام کی جو خصوصیات بیان کی تھیں اُن میں پہلی خصوصیت یہ بتائی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق اسلام نے ہمیں

ایک کامل تعلیم

دی ہے۔ ایک مکمل بیان خدا کی ذات کے متعلق قرآن کریم ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ خدا کی ذات کے متعلق ہم بات یہاں سے شروع کریں گے کہ وہ "اللہ" ہے۔ اور قرآن کریم کی اصطلاح میں "اللہ" اسم ذات ہے قرآن کریم میں بیسیوں جگہ بلکہ شاید سینکڑوں جگہ آپ دیکھیں گے کہ "اللہ" وہ ہے جو عزیز ہے۔ "اللہ" وہ ہے جو حکیم ہے۔ وعلیٰ ھذا القیاس. فرمایا

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

اللہ الحیّ ہے۔ القیّوم ہے۔ المَلِک ہے۔ القدّوس ہے۔ السّلام ہے۔ غرض بہت سی صفات ہیں جن سے "اللہ" متصف بتایا گیا ہے کہ اللہ یہ ہے اور اللہ کی یہ صفات ہیں۔

پس اللہ اسم ذات ہے اور اللہ اُن تمام صفاتِ حسنہ کا موصوف ہے جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں۔ جب ہم اللہ کہتے ہیں تو ہمارے یعنی قرآن کریم پڑھنے والوں کے ذہن میں وہ تمام صفات آجاتی ہیں جو اس کے لئے بطور وصف کے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے اور یہ ایک انتہائی بنیادی بات ہے کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اور میرے کسی خطبہ میں بھی اس کا ذکر آیا تھا کہ ایمان کے جتنے اصول ہیں ان کا بنیادی اصل یہی ہے کہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ ایک ہے۔ کلمہ طیبہ میں یہی اعلان ہے کہ اللہ ایک ہے اپنی ذات میں بھی اور اپنی صفات میں بھی۔ اِس وقت مَیں اللہ کی ذات کی بات کروں گا۔ اللہ کی صفات کے بارہ میں انشاء اللہ اگلے کسی خطبہ میں بیان کروں گا۔

اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ کوئی ذات اس کی ذات جیسی نہیں ہے۔ شرکت چار قسم کی ہو سکتی ہے۔ لیکن سورۃ اخلاص میں ان چاروں قسم کی شرکت کی نفی کی گئی ہے۔ یعنی کسی کا کسی کی ذات میں شریک ہونے کا انحصار چار باتوں پر ہے اور سورہ اخلاص میں ہر بات کی نفی کی گئی ہے۔ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اللہ ایک ہے۔ دو یا تین یا چار یا پچاس یا سو یا ہزار اِلٰہ نہیں۔ بُت پرستوں نے اللہ کے بے شمار شریک بنا لیے۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بعثت

کے وقت خانہ کعبہ میں کفار نے بہت سے بُت بٹھا رکھے تھے۔ غرض ایک تو بُت پرست ہیں جنہوں نے اللہ کو ایک نہیں سمجھا۔ اور کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے تین خدا بنا لیے اور بعض ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے ایک کو بھی نہیں مانا۔ لیکن اسلام کہتا ہے اللہ ہے اور وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ عدد کے لحاظ سے وہ ایک ہے اور مرتبہ کے لحاظ سے اللہ کا کوئی ہم پلّہ اور ہم مرتبہ نہیں ہے۔ واجب الوجوب ہونے میں ایسی چیز یا کوئی ایسا انسان یا جاندار یا فرشتہ یا جنّ یا جو مرضی کہہ لو، غرض کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو واجب الوجوب ہو۔ یعنی جس کا ہونا ضروری ہو۔ اللہ کے سوا ہر چیز اپنی ذات کے لحاظ سے ہلاک ہونے والی ہے۔ اور

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ

کے اعلان کے نیچے آتی ہے۔

پس مرتبۂ وجوب میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں اور اسی کے اندر آتا ہے، محتاج الیہ ہونا۔ اور اس میں بھی خدا تعالیٰ کا جو بے نیاز ہے، کوئی شریک نہیں ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز کسی غیر کی احتیاج رکھتی ہے صرف خدا تعالیٰ ایک ایسی ہستی ہے جس کو کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ اور ہر چیز خدا تعالیٰ کی احتیاج رکھتی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ مرتبہ وجوب میں اکیلا ہے اور اکیلا ہی اس خصوصیت کا حامل ہے۔ اور اس میں

منفرد اور یگانہ

ہے۔ وہ صمد اور غنی ہے اسے کسی کی احتیاج نہیں۔ ہر دوسرے کو اس کی احتیاج ہے۔

تیسرا شریک خاندانی ہُوا کرتا ہے۔ خاندان کے مختلف افراد ایک دوسرے کے شریک ہوتے ہیں۔ پس رشتے کے لحاظ سے اور حسب نسب کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ فرمایا

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ

نہ اس کو کسی نے جنا اور نہ اس کا آگے کوئی بیٹا ہے۔ وہ واجب الوجوب ہے وہ ازلی ہے وہ ابدی ہے اور اسے کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ باپ ہونا بھی احتیاج بتاتا ہے اور بیٹا پیدا کرنا بھی احتیاج ثابت کرتا ہے۔

چوتھے یہ کہ وہ اپنے کام کے لحاظ سے واحد لاشریک ہے اس کے فعل میں کوئی اس کی برابری نہیں کر سکتا۔ باعتبار فعل بھی اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق اسلام نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ ایک ہے۔ احد ہے۔ مرتبۂ وجوب میں اور اس لحاظ سے کہ کسی کی اسے احتیاج نہیں اور ہر دوسرے کو اس کی احتیاج ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نسبت کے لحاظ سے بھی اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اپنے فعل کے لحاظ سے بھی اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ جب ہم

صفاتِ باری کے بارے میں

بات کریں گے تو یہ بات عیاں ہو جائے گی۔ کہ جن صفات میں بظاہر انسان کی بعض صفات یا اس کے افعال کی خدا تعالیٰ کے افعال کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔ وہ بھی حقیقی مشابہت نہیں ہے۔ ہر دو میں بنیادی فرق ہے۔ لیکن وہ تو بعد کی بات ہے۔ اس وقت تو میں یہ بتا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق اسلامی تعلیم ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا ایک ہے۔ کسی جہت اور کسی طور پر کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔

پھر اسلام ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ اللہ وہ ذات ہے جو تمام تعریفوں کی مستحق ہے۔ فرمایا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

اور اللہ وہ ذات ہے جو تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہے۔ فرمایا لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی۔ اور اللہ وہ ذات ہے جو تمام فیوض کا مبدء ہے فرمایا رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ۔ کسی کی تعریف اس کی کسی خوبی کی بناء پر کی جاتی ہے یا اس کے احسان کی بناء پر کی جاتی ہے۔ اللہ تمام صفاتِ حسنہ اور اچھے اوصاف کا مالک ہے اور حقیقۃً وہی اس کا مستحق ہے۔ ان اوصاف کی کچھ جھلکیاں تشبیہی طور پر انسان کو بھی ملیں۔ بعض جگہ دوسروں میں بھی اس کا پرتو نظر آتا ہے۔ لیکن حقیقی طور پر اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی کی سزاوار اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اور وہی

سب تعریفوں کا مستحق ہے

اور اسی طرح خدا تعالیٰ کی ذات پاک اور قدوس ہے۔ وہ تمام رزائل اور عیوب اور نقائص سے منزّہ ہے۔ اس کی تمام صفات اس کی ذات کے مناسب حال ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جو عظمت اور جلال اور کبریائی ہے اس کے مناسب حال تمام صفاتِ حسنہ اس کے اندر پائی جاتی ہیں۔ اس کی ذات اور صفات میں کوئی تضاد نہیں۔ (یہ ایک باریک فلسفیانہ مسئلہ ہے میں اس کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا) غرض خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات میں کوئی تضاد نہیں ہے جس طرح وہ کامل ہے۔ اسی طرح اس کی صفات بھی کامل ہیں اور جس طرح اس کی ذات میں کوئی شریک نہیں۔ اسی طرح اس کی صفات میں بھی کوئی شریک نہیں۔

پھر اسلام نے ہمیں یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ازلی ابدی ہے۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ میں یہ بتا دوں کہ زمانہ کے متعلق جب ہم کوئی لفظ استعمال کرتے ہیں یا کوئی بات کرتے ہیں تو ہم اپنے قائم کردہ معیار کے مطابق بات کرتے ہیں مگر

خدا تعالیٰ ازلی ابدی ہے

اور وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ فرمایا یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ اللہ تعالیٰ پر کبھی موت اور فنا طاری نہیں ہو سکتی۔ اور ایسے ہی ادنیٰ درجہ کا تعطّلِ حواس بھی اس کے لئے جائز نہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب طلباء کلاس میں بیٹھے ہوتے ہیں تو اگر کسی طالب علم کا دماغ تھکا ہوا ہو یا وہ لاپرواہ ہو تو اگر ایک لمحہ کے لئے اس کی توجہ اپنے استاد کی باتیں سننے سے ہٹ جائے۔ تو پھر اسے یہ پتہ نہیں لگتا کہ استاد کیا کہہ رہا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ تعطّلِ حواس کے نقص سے منزّہ ہے خدا تعالیٰ کی صفات میں ایک لمحہ کے ہزارویں حصہ میں تعطّلِ حواس نہیں پایا جاتا۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی وقت تعطّلِ حواس پیدا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ازلی و ابدی ہے وہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے۔ وہ اپنی ذات سے قائم ہے۔ اس کے قیام میں بھی کمال پایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور ہستی نہیں جو اپنی ذات میں زندہ ہو۔ اور اپنی ذات سے قائم رہ سکتی ہو۔ اس لئے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ خدا کی ذات بزرگ و مقدّس ہے ضعف اور ناتوانی اس کی طرف منسوب ہی نہیں کی جا سکتی۔ اس کی ساری صفات اپنے کمال پر پہنچی ہوئی ہیں۔ اس کی ذات اور صفات میں تھوڑا سا ضعف اور نقصان بھی نہیں پایا جاتا۔

اسی طرح اسلام نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ

خدا تعالیٰ کی ذات غیر محدود ہے

(اس مضمون کا یہ حصہ ذرا دقیق ہے آپ اسے غور سے سنیں۔ خدا آپ کو سمجھنے کی توفیق دے) کائنات محدود ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے وہ تو محدود ہے۔ محض انفرادی حیثیت ہی میں نہیں بلکہ بحیثیت مجموعی یہ کائنات محدود ہے۔ لیکن اس کائنات کا صانع یعنی خدا تعالیٰ غیر محدود ہے۔ اس لئے جہاں اس کی صفات کے جلوے کائنات میں ظاہر ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی اصطلاح میں انہیں تشبیہی صفات کہا جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی جو تنزیہی صفات ہیں وہ وراء الوراء مقام رکھتی ہیں۔ ہم عاجز بندے اس کو سمجھ نہیں سکتے۔ وہ ہماری عقل سے بالا ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ عرش کو مخلوق کہنا اور اس بحث میں پڑنا غلط ہے۔ عرش اس وراء الوراء مقام کا نام ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ کی تنزیہی صفات جلوہ گر ہوتی ہیں۔ لیکن جہاں تک کائنات کا تعلق ہے اس میں انسان کوشش کرتا ہے اور سائنس اور تحقیق اور خداداد علم کے ذریعہ ترقی کرتا ہے۔ انسان کی یہ ترقی

خدا تعالیٰ کی تشبیہی صفات

کے پرتو کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ کائنات سے پرے خدا تعالیٰ کا جو بھی مقام ہے وہ انسانی عقل سے پرے ہے۔ ہم اس کا تصوّر نہیں کر سکتے۔ مگر جہاں تک کائنات کا سوال ہے اس میں

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

آسمان اور زمین میں۔ کائنات کے ہر حصے میں خدا تعالیٰ ہی کا نور جلوہ گر ہے اور ہر مخلوق میں ہمیں خدا ہی کے چہرے کی چمک نظر آتی ہے۔ اس کے بغیر سب تاریکی اور ظلمت ہے۔ ہر چیز نورِ خدا تعالیٰ کی ذات سے ہی نکلتی ہے۔

پس یہ جو کائنات ہے اور جو ماوراء کائنات ہے۔ اس کا ہم ہلکا سا مبہم سا تصوّر ذہن میں لائیں تب ہمیں کچھ شعور حاصل ہو سکتا ہے، اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کس معنی میں غیر محدود ہے۔ یہ ہمیں اسلام نے بتایا ہے کہ خدا کی ذات قطعی طور پر غیر محدود ہے۔ اس کی حد بست نہیں کی جا سکتی۔ وہ کائنات کے ہر حصہ میں ہر وقت اسی طرح موجود ہے جس طرح وقتی طور پر ایکسرے کی شعاعیں انسان کے جسم کے بعض حصوں میں جہاں سورج کی روشنی نہیں جا سکتی۔ وہاں موجود ہوتی ہیں۔

پس اصل نور جو ہے وہ خدا کا ہے۔ میں نے قرآن کریم میں لفظ "نور" پر بڑا غور کیا ہے۔

نورِ خدا ہی کا ہے

دوسری چیزوں کے لئے جب ہم نور کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو وہ مجازی معنے میں کرتے ہیں۔ حقیقی معنے میں نور اللہ ہی کا ہے۔ مثلاً خدا کے نور میں اور ایکسرے کی شعاعوں میں غیر محدود فاصلے ہیں۔ یعنی اتنی کثیف ہے ایکسرے کی شعاع، خدا تعالیٰ کے نور کے مقابلے میں کہ اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ سورج ہے اس کی روشنی اندر نہیں آ رہی۔ اس کو دیواروں نے روک لیا ہے۔ ایکسرے کی شعاعیں ایک حد تک جسم کے اندر داخل بھی ہو گئیں اور بہت سی چیزیں جو دوسری روشنی کی شعاعوں کو روکتی ہیں وہ نہ رہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کا نور ہر چیز میں سرایت بھی کر رہا ہے اور اس سے جدا بھی ہے۔ اس سے ایک اور بڑا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق میں آگے بیان کروں گا۔ پس اصل نور خدا کا نور ہے اور کائنات بھی اسی نور سے معمور ہے۔ اور کائنات کا کوئی ذرہ بلکہ اس ذرہ کا اربواں حصہ بھی اس سے

خالی نہیں - اور جو ماوراء کائنات ہے وہ بھی خدا کے نور سے معمور ہے -

پس ایک لحاظ سے خدا تعالیٰ قریب ہے - جیسا کہ فرمایا اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور پھر فرمایا

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ

اور بہت سی آیات ہیں جو بتاتی ہیں کہ خدا تعالیٰ انسان کے کتنا قریب ہے - گویا خدا تعالیٰ کا جو نور ہے اس کا

کائنات کے ہر ذرہ سے

ایک پختہ تعلق ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ تعلق قائم نہ رہے - اور جہاں وہ تعلق نہ رہے وہاں فنا آجاتی ہے - وہ چیز جو خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرے - وہ قائم نہیں رہ سکتی - جب اس کائنات پر فنا آتی ہے چھوٹے پیمانے پر بھی اور بڑے پیمانے پر بھی - تو وہ فنا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نور کا تعلق اس سے قطع کر لیتا ہے - تب اس چیز پر فنا آجاتی ہے - لیکن اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی رُو سے انسان میں بھی خدا تعالیٰ اپنے نور کے ساتھ موجود ہے - پس اس لحاظ سے انسان کے ساتھ اس کا بہت گہرا تعلق ہے - پاکیزگی اور طہارت کے ذریعہ اس کے باوجود انسان کی جو مادی ترکیب ہے اور اس کا جو مادی وجود ہے - وہ اپنی ہیئت کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے نور سے اتنا دُور ہے اور اتنے فاصلے پر ہے کہ اس کو پھلانگنا نہ انسان کی کسی طاقت کا کام ہے - اور نہ اس کی عقل کا کام ہے - آپس میں بہت زیادہ بُعد ہے - قرب ہے تو ایسا کہ کوئی ذرہ بھی خدا کے نور سے خالی نہیں - کیونکہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - اور بُعد ہے تو اتنا کہ انسان کی کیا مجال جو یہ کہے کہ میں خدا ہوں یا اس سے ملتا جلتا ہوں -

چنانچہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے ایک بد خیال پیدا ہو گیا لوگوں نے یہ سمجھا کہ پھر انسان عین اللہ بن گیا - یا خدا کا وجود مخلوق کا عین بن گیا - اس قسم کی لغو اور

غلط اور فلسفیانہ بحثیں

ہمارے درمیان آگئی ہیں - حالانکہ ایسا سمجھنا غلط ہے - اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی جو اصلی شکل ہمارے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک طرف

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ہے - اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے - اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے باوجود اللہ تعالیٰ کی ذات غیب الغیب، وراء الوراء اور نہایت مخفی ہے - ایسی مخفی کہ خالق اور مخلوق میں فرق کرنے کے لئے جتنے الفاظ بھی استعمال کر لئے جائیں کم ہیں - بہر حال اسلام ہمیں یہ کہتا ہے کہ تم اس دھوکے میں نہ رہنا کہ چونکہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے اس لئے انسان خدا بن گیا یا خدا انسان میں حلول کر گیا ہے - اس قسم کے غلط خیال بعض لوگوں نے اپنا لئے ہیں جو درحقیقت گمراہی کا نتیجہ ہیں -

پھر ایک اور مسئلہ بیچ میں پیدا ہو گیا کہ جب خدا غیب الغیب ہے اور وراء الوراء اور نہایت مخفی ذات ہے تو ہماری عقل اور ہماری سمجھ تو اس کی کنہ کو نہیں پہنچ سکتی - پھر ہم اس کی معرفت کیسے حاصل کریں تو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ وہ ہے تو وراء الوراء اور غیب الغیب اور نہایت مخفی - اتنا مخفی کہ لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ - تمہارے حواس اس کو حاصل نہیں کر سکتے تم اس کو سمجھ نہیں سکتے - تم اس کی معرفت حاصل نہیں کر سکتے جب تک خود خدا تعالیٰ اپنے موجود ہونے کو اپنے کلام سے ظاہر نہ کرے جیسا کہ اس نے اپنے کام سے ظاہر کیا ہے لیکن انسان کو چونکہ معرفت الٰہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے اس بُعد کو جو

خالق اور مخلوق کے درمیان

ہمیں نظر آتا ہے، اپنے کلام یعنی مکالمہ و مخاطبہ سے پاٹتا ہے اور پھر اس کے مکالمہ و مخاطبہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے آسمانی نشان ہیں اور زندہ تجلیات ہیں جن کو اپنے بندوں کے حق میں ظاہر کرتا ہے اور پیشگ خبریاں ہیں جو اپنے بندوں کو وقت سے پہلے بتاتا ہے - تب انسان اللہ تعالیٰ کی زبردست قدرت کا ہاتھ اپنی زندگی میں دیکھتا ہے اور پھر یہ فاصلے جو خالق اور مخلوق کے درمیان واقع ہیں وہ معرفت الٰہی کے حصول کے لئے سکڑ جاتے ہیں اور انسان خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے - چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے :-

"بے شک وہ اب بھی ڈھونڈنے والوں کو الٰہی چشمہ سے
مالا مال کرنے کو تیار ہے جیسا کہ پہلے تھا - اس کے بغیر
نہ سچی توحید قائم ہو سکتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا تعالیٰ کی
ہستی کا انسان قائل ہو سکتا ہے"

پس جیسا کہ میں نے بتایا ہے مخلوق کے ساتھ شدید تعلق رکھنے کے باوجود یعنی ہر ایک جان کی جان - ہر ہستی کا سہارا اور ہر ہستی کو قائم رکھنے کے باوجود وہ الگ ہے - وہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے - اَلْحَیُّ کے معنے

نیست سے ہست کرنے

اور اَلْقَیُّوْمُ کے معنے اس کو قائم رکھنے والی ہستی کے ہو سکتے ہیں - وہ اَلْحَیُّ ہے انسان کو زندگی دیتا ہے - وہ اَلْقَیُّوْمُ ہے اس کی زندگی کو قائم رکھتا ہے اور اس میں ایک پہلو تو اللہ کی ذات سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا اس کی مخلوق سے - اَلْقَیُّوْمُ کی رُو سے وہ سہارا بنتا ہے ہر ایک چیز کا تب وہ قائم رہتی ہے لیکن اس تعلق کے باوجود وہ

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ

بھی ہے اور

اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ

بھی ہے - وہ سب سے برتر اور تمام مخلوق سے وراء الوراء بھی ہے اور تقدس کے مقام پر جلوہ گر ہے اور اس طرح الگ کا الگ بھی رہا - وہ انسان کے ساتھ مل بھی گیا - اس نے انسان کے ساتھ تعلق بھی قائم کیا - انسان نے اس کے

پیار کی باتیں

بھی سنیں - انسان نے اس کی قدرت کے زبردست ہاتھ کے کرشمے بھی دیکھے - گویا وہ دُور ہونے کے باوجود انسان کے قریب بھی آگیا - انسان کیا ہے خدا کی ایک عاجز مخلوق ہے لیکن اس کے باوجود اس نے اپنے عاجز بندے سے شدید تعلق بھی قائم کر لیا - وہ اپنے بندے کی جان کی جان بھی بن گیا - اور اس کی ہستی کا سہارا بھی بن گیا - اس کے باوجود وہ الگ کا الگ بھی رہا اور مخلوق کے ساتھ مخلوط نہیں ہوا اور اس کائنات میں سب کچھ پیدا کر کے پھر بھی وہ مخلوق کا عین نہیں بلکہ وہ اپنی ذات میں اکیلا اور حقیقی تقدس اور توحید کے مقام پر جلوہ افروز ہے -

غرض قرآن کریم نے ذات باری تعالیٰ کے متعلق ہمیں بڑی واضح تعلیم دی ہے - اس کا ایک حصہ اس وقت میں نے مختصراً بیان کیا ہے - لیکن جو کچھ میں نے بیان کیا ہے اس سے ہم آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ دُنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق شرح و بسط کے ساتھ تعلیم دیتا ہے اسلام کے سوا دُنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جو خدا تعالیٰ کو تمام رذائل سے اور عیوب سے اور نقائص سے منزہ بتاتا ہو اور اس کو تمام محامد کاملہ سے متصف بیان کرتا ہو - یہ شرف صرف اسلام کو حاصل ہے کہ اس نے خدا تعالیٰ کو ہر عیب اور نقص سے پاک اور

ہر خوبی کا جامع

قرار دیا ہے اور اسے ذات و صفات میں منفرد ثابت کیا ہے - جب کہ

دوسرے مذاہب نے خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کے سمجھنے میں بہت ٹھوکریں کھائی ہیں۔

برّصغیر ہندو پاک میں ہندو بڑی کثرت سے رہتے ہیں۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کے تصور کے ساتھ اتنی زیادتی کی ہے کہ کوئی حد نہیں۔ کئی دیوتا بنا لئے اور دیوتا بناتے ہوئے شرک کے بڑے گند میں چلے گئے عیسائی ساری دُنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ انہوں نے تثلیث کا مسئلہ بنا لیا اور ایک عاجز انسان جو اپنی تمام کمزوریوں کے ساتھ اس دُنیا میں پیدا ہوا تھا اُسے انہوں نے خدا بنا لیا۔

پس تمام مذاہب کو اس بات میں ہمارا چیلنج ہے کہ اسلام سے باہر جتنے مذاہب ہیں وہ توحیدِ حقیقی کی معرفت اور اس کے اظہار کے بارہ میں اسلام سے موازنہ کر دیکھیں انہیں ماننا پڑے گا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے اللہ کی ذات کو تمام عیوب اور نقائص اور کمزوریوں اور کوتاہیوں سے پاک اور منزّہ ثابت کر کے دُنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور اُسے تمام

صفاتِ حسنہ سے متصف

قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلق واضح تعلیم دی گئی ہے۔ یہی سچی تعلیم ہے۔ یہی ہماری ضرورتوں کو پورا کرتی ہے اور یہی وہ تعلیم ہے جو ہمیں گمراہیوں سے بچاتی ہے۔

بعض بے وقوف فلسفی یہ کہہ دیتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ اپنی صفات میں اتنا کامل ہے تو کیا وہ اپنے جیسے اور خدا نہیں پیدا کر سکتا۔ اس کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے متعلق یوں سمجھنا چاہیئے کہ وہ ایک ایسا وجود ہے جو کسی دوسرے کی طرف سے مخلوق نہیں بلکہ ازلی اور ابدی طور پر اپنی طرف سے آپ ہی ظہور پذیر ہے اور خدا ہونے کے یہی معنے ہیں کہ وہ ایسا ہو۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ آیا خدا اپنی مثل بنانے پر قادر ہے یا نہیں تو اس کی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تشریح کی ہے۔ دیکھئے یہ ایک موٹی بات ہے کہ اگر اللہ کو جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں اور ہم تسلیم کرتے ہیں اور ہماری فطرت اور عقل تسلیم کرتی ہے ازلی ہونا چاہیئے یعنی ہمیشہ سے ہونا چاہیئے تو اگر اللہ اپنے جیسا کوئی اور بنالے تو وہ ازلی تو نہیں ہوگا اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ عقلاً وہ اپنے جیسا کوئی اور خدا نہیں بنا سکتا کیونکہ جس کو بھی وہ بنائے گا بقول معترضین وہ ازلی نہیں ہو سکتا۔ وہ تو پیدا ہی اُس وقت سے ہوگا جس وقت سے خدا نے اُسے بنایا ہے۔ اس مسئلہ میں تفصیل میں جائے بغیر یہ ایک عام فہم دلیل ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ اسلام ایک فلسفہ نہیں ہے۔ اسلام بے مقصد حقائق کائنات بیان نہیں کرتا

اسلام کی تعلیم بڑی گہری تعلیم ہے

اور بڑی وسعتیں رکھنے والی تعلیم ہے اور بڑی حسین تعلیم ہے اور بڑا حُسن رکھنے والی تعلیم ہے اور بڑا احسان کرنے والی تعلیم ہے۔

پس اسلامی تعلیم جو حُسن و احسان سے پُر اور دقائق و معارف پر مشتمل ہے اس لئے دی گئی ہے کہ انسان اس سے فائدہ اُٹھائے۔ دُنیا میں کامیاب اور عاقبت میں سرخرو ہو۔ پس خدا تعالیٰ نے اپنی ذات اور صفات کے متعلق قرآن عظیم میں جو کچھ ہمیں سکھایا ہے اور جو بھی تعلیم دی ہے وہ اس لئے دی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کریں خدا کی عظمت اور جلال کے سایہ میں اپنی زندگیاں گزاریں اور ہر آن لرزاں و ترساں رہیں اور ہمیشہ اس کوشش میں لگے رہیں کہ خدا تعالیٰ جو عظیم ہستی ہے بڑی حسین ہستی ہے۔ بڑا پیار کرنے والی ہستی ہے۔ بڑی دیالو ہستی ہے اور بہت بخشش کرنے والی ہستی ہے اس کے ساتھ ہمارا زندہ تعلق پیدا ہو جائے تاکہ جس مقصد کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے وہ پورا ہو۔

ہماری دُعا ہے

کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے والے اور اللہ تعالیٰ سے بیشمار نعماء کو پانے والے اور اس کی رحمتوں کے وارث بننے والے ہوں۔ آمین۔

درخواستہائے دُعا

۱۔ خاکسار کے داماد کے بڑے بھائی مکرمی سید بشیر احمد صاحب نے ایکصد /۱۰۰ روپے مختلف مدات میں ادا کرتے ہوئے دینی و دنیاوی ترقی اور کاروبار میں برکت کیلئے تمام احباب جماعت سے عاجزانہ دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے کاروبار میں برکت دے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے۔ نیز میری بچی عزیزہ عصمت بیگم صاحبہ کو کافی روز سے دانتوں میں تکلیف ہے احباب اس کی کامل صحت و سلامتی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ غلام حسین درویش قادیان۔

۲۔ مکرم ماسٹر عبد الرشید صاحب مرشد آباد کا بڑا لڑکا عمر سات سال دل کے عارضہ اور ٹانسل کی تکلیف سے بیمار ہے دو ماہ بعد دل کا اپریشن ہونے والا ہے اور اس کے بعد ٹانسل کا اپریشن ہوگا موصوف نے مبلغ /۵ روپے اعانت بدر اور /۵ روپے صدقہ میں دئے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس بچہ کو صحت و سلامتی بخشے اپریشن کامیاب ہو جائے۔ اور بچے کو نیک صالح خادمِ دین بنائے۔ آمین۔ خاکسار۔ سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ۔

۳۔ محترم خواجہ احمد صاحب لندن اپنی والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ اپنے پسر عزیز شفیق احمد صاحب کی شفایابی اور اولاد نرینہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۴۔ محترم چوہدری محمد حنیف صاحب لندن سے اپنے پسر سلطان احمد صاحب کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار۔ چوہدری عبد القدیر ناظر بیت المال خرچ قادیان۔

دُعائے مغفرت

مکرم بابو تاج الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ منگرہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم حکیم محمد سعید صاحب سابق مبلّغ کشمیر کے داماد اور اُنکے نواسے مکرم افتخار احمد صاحب مورخہ ۱۳ر جولائی کو سعودیہ عرب میں موٹر کے حادثہ میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنّا لِلّٰہ وَ اِنّا اِلَیہ رَاجِعُون۔ احباب جماعت اُنکی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

مرحوم بہت ہی نیک نوجوان صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ اپنے پیچھے دو معصوم لڑکیاں اور کم عمر بیوہ چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

اخبارِ قادیان

★ بعد نماز ظہر زامد مسجد اقصیٰ میں قرآن مجید کے درس کا پروگرام باقاعدہ جاری ہے۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ نے سورۂ یوسف تا کہف چار دن درس دیا۔ بعدہٗ جمعہ کے روز محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے سورۂ مریم اور سورۂ طٰہٰ کا درس دیا۔ آپ کے بعد سورۂ انبیاء تا نمل مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور انسپکٹر بیت المال آمد درس دے رہے ہیں۔

★ مکرم عبد الحمید صاحب جگو آف ماریشس اپنے سسرال اور اہلیہ محترمہ کے ساتھ مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے مورخہ ۶/۸/۷۹ کو قادیان تشریف لائے اور ۸/۸/۷۹ کو واپس تشریف لے گئے۔

★ مکرم حمید اللہ شاہ صاحب آف کینیڈا اور مکرم مشتاق احمد صاحب ڈار آف لندن مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے مورخہ ۹/۸/۷۹ کو قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۱/۸/۷۹ کو واپس تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک مقاصد کو پورا فرمائے آمین۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم سید اعجاز احمد صاحب ایڈیٹر The Contenal رانچی شکرانہ فنڈ میں /۵ روپے ادا کرتے ہوئے اپنی بھتیجی فاکیہ شہاب احمد اور اپنے لڑکے سید فیصل احمد کی دینی و دنیوی ترقی کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

۲۔ مکرم ڈاکٹر غلام نبی صاحب چمبہ کی اہلیہ محترمہ کا ایک عرصہ سے دماغی توازن ٹھیک نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے محترم ڈاکٹر صاحب بہت پریشان ہیں۔ قارئین کرام سے اُن کی کامل صحت یابی کے لئے اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشارت احمد بشیر مبلغ جماعت احمدیہ علاقہ پونچھ نزیل چمبہ۔

مسلمانوں کے دور میں سپین کی شان

محترم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب امریکہ

براعظم یورپ کا وسیع و عریض جزیرہ نما جو آج کل سپین کے نام سے معروف ہے مسلمانوں کے دور میں اندلس کہلاتا تھا۔ قرونِ وسطیٰ میں یہ علاقہ مسلمانوں کے زیرنگین تھا۔ اس دور میں یورپ کا باقی حصہ علم و فنون سے عاری تھا اور تاریک زمانہ کے نام سے موسوم تھا۔ اندلس میں مسلمانوں کے ہاں علوم و فنون کا خزانہ تھا جبکہ یورپ میں عیسائیوں کے اعتقادات کا جور اپنا نام تاریکی میں جاری رکھے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ علم کی شعاعیں مشرق سے مغرب کو پہونچیں اور ایک مقولہ زبان زد خلائق عام ہوا "ایکس اورینٹ لکس" یعنی مشرق سے (علم و ادب) کی ضیاء پاشی!

مسلمانوں کی یہی فیاضی بعد میں یورپ میں احیائے علوم کا باعث بنی۔ یہ امر بہرحال افسوسناک ہے کہ عیسائی مؤرخین جب یورپ کے علوم و فنون کی داستان بیان کرتے ہیں تو جان بوجھ کر مسلمانوں کی عظمت کو سرسری طور پر بیان کرتے ہیں اور جہاں احیائے علوم پر فخر محسوس کرتے ہیں وہاں یہ بتانے سے بخل برتتے ہیں کہ یورپ نے احیائے علوم کا خزانہ مسلمانوں سے مستعار لیا۔ پھر اس پر اپنی زبان کا رنگ چڑھایا اور اپنا لیا۔ اگرچہ مسلمانوں نے بلحاظ مذہب و ملت دنیا کی رہنمائی کی لیکن ان کی فیاضی کا ردعمل قابل تحسین نہ تھا چونکہ:۔

"یہودی اور عیسائی مصنفین مسلمانوں کی کتب کو ترجمہ کر کے اپنے ہم مذہب مصنفین اور لیڈروں کی تصانیف بتاتے"

(ایجوکیشن انڈر مسلمز صفحہ ۳)

سپین میں مسلمانوں کا دور علمی ادبی معاشرتی اقتصادی لحاظ سے سنہری زمانہ تھا۔ مسلمانوں نے عیسائیوں اور یہودیوں کو احسانات سے مالا مال کر دیا لیکن جب غرناطہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا اس وقت:۔

"کوئی ایسا ظلم و تشدد نہ تھا جو عیسائی پادریوں نے مسلمانوں کے لئے روا نہ رکھا ہو"

(ایجوکیشن انڈر مسلمز صفحہ ۳)

لیکن بعض انصاف پسند عیسائی محققین نے مسلمانوں کی تمام خدمات کو سراہا اور قریب قریب ہر شعبۂ حیات میں ان کے ممنونِ احسان ہونے کا بلاکم و کاست اعلان یوں کیا:۔

"مسلمانوں نے انسانیت کی شمع کو روشن رکھا جبکہ ہر جگہ تاریکی و اندھیرا مسلط تھا۔ مسلمانوں نے عیسائیوں کو عقل و فراست سے بہرہ ور کیا اور فلسفہ، حکمت، فلکیات اور دیگر علوم سے مالا مال کیا اور یوں عیسائیوں کو ماڈرن سائنس سے ہم آہنگ اور ہمکنار کیا اور یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ اس دن سے کہ غرناطہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا ہم بعد میں آنے والوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نوحہ کناں چھوڑ دیا"

(ایجوکیشن انڈر مسلمز از ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صفحہ ۲)

مسلمانوں کی علمی رغبت کا یہ عالم تھا کہ تمام سرزمین سپین میں کوئی ایک مرد یا عورت بھی مشکل سے ملتی جسے لکھنا پڑھنا نہ آتا ہو۔

جو مذہب خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پسند کیا تھا اس کے ماننے والوں نے طہارت و پاکیزگی کو اپنائے رکھا۔ پانچ وقت نماز ادا کرنے کے لئے وضو کرنا اور اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھنا عام سی بات تھی۔ غسل کرنے کا بھی اہتمام تھا۔ گورنمنٹ کی نگرانی میں شہروں میں صاف ستھرے پبلک غسل خانے عام تھے غسل خانے نہایت عمدہ اور سجے ہوتے جہاں ٹھنڈا اور گرم پانی ٹونٹیوں سے نکلتا لیکن مسلمانوں کے اپنے گھروں میں بھی عام تھے جن کے غسل خانوں میں گرم اور سرد پانی کے علاوہ خوشبودار پانی کے ٹونٹی سے نکلنے کا اہتمام تھا۔ ایک عیسائی محقق نے مسلمانوں کی اس طہارت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ عیسائی اس پاکیزگی کی گرد کو بھی نہ پہنچ سکے چونکہ:۔

"جب وہ پیدا ہوتے تو ان پر پانی کے چند قطرے چھڑک دیئے جاتے اور انہیں بتا دیا جاتا کہ وہ ساری عمر کے لئے پاک ہو گئے ہیں"

حقیقت میں یورپ کے اکثر عیسائی رہنما اس زمانے میں کئی کئی دنوں تک نہ نہاتے نہ کپڑے بدلتے چونکہ وہ جتنے غلیظ ہوتے اتنے ہی پاک سمجھے جاتے"

(ایجوکیشن انڈر مسلمز صفحہ ۱۸)

مسلمانوں کو اپنے شہروں سے بہت پیار تھا صاف ستھرے، بازار غلاظت سے مبرا ہوتے بعض جگہوں پر دنیا کی نادر و عجیب و غریب اشیاء عام طور پر سستی قیمت پر مل سکتی تھیں۔ اشبیلیہ کے بارے میں تو اس سلسلہ میں ایک لطیفہ بھی عام تھا کہ اگر کسی شخص کو کسی پرندے کا دودھ چاہیئے تو اشبیلیہ جائے اور خرید لائے۔

قرطبہ اس زمانے میں دنیا کے تمام شہروں کا ہیرا اور نگینہ تھا۔ سڑکیں صاف شفاف کشادہ اور پختہ تھیں اور رات کے وقت ضیاء پاشیاں کرتیں۔ بعض سڑکیں تو دس دس میل تک سیدھی چلی جاتیں اور رات کو روشن ہونے پر عجیب نظارہ پیش کرتیں اور محفوظ بھی تھیں۔ چور اور ڈاکو نہیں تھے۔ چونکہ مسلمانوں کی اخلاقی اور اقتصادی حالت ایسی نکھر گئی تھی کہ چوری و ڈاکہ کا فقدان تھا۔

عیسائی محققین نے لکھا ہے کہ یورپ کے باقی شہر مسلمانوں کے شہروں کی عظمت تک پہونچنے سے قاصر تھے۔ یورپ کے شہروں میں پختہ سڑکیں تصور تک محدود تھیں اور رات کو ان پر گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا جاتا جب کہ مسلمانوں کے شہروں میں پختہ سڑکیں عام تھیں اور رات کو روشنی سے منور ہوتیں۔ لنڈن اس زمانے میں رات آنے سے پیشتر تاریک ہو جاتا۔ تنگ و تاریک گلیوں میں اندھیرا ہوتا۔ کوئی پبلک لیمپ بھی نہیں تھا۔ تھوڑی سی روشنی ہوتی۔ پیرس اس زمانے میں اس حالت سے دوچار تھا کہ لوگ ایک گھر سے دوسرے گھر میں جاتے تو بارش کے دنوں میں گھٹنوں تک کیچڑ سے لت پت ہو جاتے۔

مسلمانوں کے گھروں میں بہار تھی۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء رہتی۔ امن و سکون تھا۔ گھر میں ہر قسم کی سہولتیں میسر تھیں۔ مختلف کمرے تھے جن میں ہر قسم کا آرام میسر تھا۔ قریب قریب ہر گھر کے ساتھ ایک چھوٹا سا باغ تھا جو موسم کے مطابق رنگا رنگ کے پھلوں اور پھولوں سے لدا رہتا۔ سردیوں کے موسم میں سارا گھر گرم رہتا۔ اس مقصد کے لئے پانی کے نل خوبصورت طریقے سے سجائے تھے جن میں گرم پانی آتا اور سارے گھر کو گرم رکھتا۔ گرمیوں کے موسم میں سارا گھر ٹھنڈی اور خوشبودار ہوا سے بھرا رہتا اس مقصد کے لئے باہر کی ہوا اور پھولوں کی مہک کے اندر لانے کا خاص طریقے سے اہتمام تھا۔ گھر کے اندر نہایت خوبصورت قیمتی قسم کے پردے آویزاں ہوتے اور فرش پر قیمتی فارسی قالین بچھے رہتے۔

مسلمانوں کے ایسے آرام دہ اور پُرسکون گھروں کا ذکر کرتے ہوئے عیسائی محققین نے لکھا ہے کہ ایسی سہولتیں اس زمانے میں یورپ کے گھرانوں میں مفقود تھیں۔ چونکہ اس زمانے میں وہ لوگ نہایت تنگ و تاریک گھروں میں رہتے یہاں تک کہ انگلینڈ، جرمنی اور فرانس کے حکمرانوں کی رہائش گاہیں ایسی تھیں کہ بلا مبالغہ اصطبل سے بدتر حالت میں تھیں نہ اُن میں کوئی چمنی تھی نہ کوئی کھڑکی اور نہ چھت کے قریب کوئی ایسا سوراخ جس سے گھر کا دھواں بھی باہر نکل سکتا۔

(ایجوکیشن انڈر مسلمز صفحہ ۱۹)

مرورِ زمانہ کے ساتھ مسلمان اس عظمت سے محروم ہو گئے ہیں جس کا اظہار سپین میں ہوا لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود کو بتایا کہ اسلام تین سو سال میں دنیا پر غالب آئے گا۔ اس میعاد میں اب دو سو سال کے قریب باقی ہیں۔ مسلمان پھر دنیا کی روحانی قیادت کے ساتھ ساتھ زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی قیادت کریں گے۔ انشاء اللہ۔

(الفضل مورخہ ۳۰/۷/۷۹)

درخواستِ دعا

میرے چھوٹے دونوں لڑکے کئی دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ بخار بہت زیادہ ہو جاتا ہے مگر پورے طور سے اُترتا نہیں۔ بچے دن بدن کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ احباب کرام سے التجاء ہے کہ دردِ دل سے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے میرے دونوں لڑکوں کو جلد از جلد کامل شفا عطا کرے۔ آمین

خاکسار۔ شیخ غلام مہدی بھدرک۔

گلدستہ درویشان کے

وہ پھول — جو مرجھا گئے!

از مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

پیچھے آدمی بذاتِ خود اک نشترِ خیال
اہم انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہی کیوں نہ ہو

بیٹھتے نہیں۔ میں نے اتنی دفعہ کہا ہے کہ ابھی آجاتے ہیں' ابھی آجاتے ہیں' پنکھا چل رہا ہے کرسیاں پڑی ہیں۔ بیٹھ کیوں نہیں جاتے۔ جا کے بلا لاؤ۔ مجھ سے نہیں جایا جاتا اگر نہیں بیٹھنا تو بے شک جاؤ .... ایڈمنسٹریٹر کا بیٹا پتہ جانتا ہے سنے۔

بابا جی کون ہے۔ اچھا آپ آ گئے۔ میں نے پھر پوچھا آپ باتیں کس سے کر رہے تھے۔ میں اپنے دل سے باتیں کر رہا تھا۔ دل سے! آپ تو کسی کو ڈانٹ رہے تھے کہ بیٹھتا نہیں ہے۔

ہاں میں دل سے ہی تو بات کر رہا تھا۔ اُس روز چند مریض آئے تھے تا جب آپ میٹنگ میں گئے تھے۔ میں اُن کو بٹھاتا رہا مگر وہ رُکے نہیں۔ مجھے کہتے تھے جا کر بلا لاؤ۔ میں نے کہہ دیا کہ جا کر میں نہیں بلاؤں گا۔ بیٹھنا ہے بیٹھ جاؤ۔ زیادہ جلدی میں ہو تو بے شک چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ چلے گئے ہیں اسی واقعہ کو اپنے آپ میں بیان کر رہا تھا۔

بابا اللہ دیتہ صاحب نہایت سادہ طبیعت کے بزرگ تھے۔ دیہاتی تھے۔ اور پڑھے ہوئے نہیں تھے۔ جن دنوں صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت میں بطور مددگار کارکن ملازم تھے تو اپنے دستخط کرنا سیکھ لیا ہوا تھا۔ تاکہ تنخواہ وصول کرتے وقت رجسٹر پر دستخط کر سکیں۔ لیکن اپنے نام کے علاوہ اور کچھ لکھنا نہیں جانتے تھے۔

کسی ضروری بات کو یا کسی سے اگر روپیہ پیسے کا لین دین کرتے تو اس کو فراغت میں اپنے دھیان میں بیٹھے بیٹھے دہرایا کرتے تھے تاکہ بھول نہ جائے۔ اور اس طرح وہ اپنے لین دین اور ضروری معاملات کے حافظ تھے۔ مجھے یاد آیا کہ ایک روز میں صبح گھر پر نہ تھا۔ بابا اللہ دیتہ صاحب گھر پہنچے تو اہلیہ نے کہا' بابا جی عامل صاحب گھر پر نہیں ہیں۔ چائے کی پتی ختم ہے۔ آپ لا دیں۔ بابا جی پیسے لے کر چل پڑے۔ گھر سے انہیں کہا گیا تھا کہ ہم ریڈ لیبل کی بروک بانڈ پیتے ہیں۔ اگر وہ مل جائے تو آپ بڑی پُڑیا یا نصف پونڈ والی لائیں۔ اگر وہ نہ ملے تو آپ بوڑھے آدمی ہیں۔ زیادہ دُور تک تلاش کرنے نہ جائیں۔ بلکہ ایسی صورت میں کوئی بھی برانڈ ہو لے آئیں۔ مگر چھوٹی پڑیا لائیں۔ تاکہ ایک ہی دفعہ میں ختم ہو جائے۔ پھر ہم بازار کھلنے پر منگوا لیں گے۔ بابا جی یہ پیغام سُن کر گھر سے نکلے۔ رستہ میں میرے قریب سے گذرے مگر اپنے خیال میں اُوپر والی بات کو دُہراتے ہوئے۔

"چھوٹی ملی تو چھوٹی لاؤں گا بڑی ملی تو بڑی لے آؤں گا۔ مگر لاؤں گا ضرور"۔

میں نے گھر آ کر پوچھا کہ بابا جی کو کس کام بھجوایا ہے وہ کہتے جا رہے تھے کہ چھوٹی ملی تو چھوٹی لاؤں گا ...... تو معلوم ہوا کہ چائے کی پتی لینے گئے ہیں۔ اور پیغام کو دُہراتے ہوئے جا رہے ہیں کہ کہیں بھول نہ جائے۔

بابا جی نے خود جو حالات بیان کئے وہ اس طرح ہیں۔

آپ کا اصلی نام پیر اندیتہ تھا۔ باپ کا نام ماہیا تھا۔ آپ ریاست جموں کے علاقہ میں موضع دیوا وٹالہ نزد بدرنوالہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والدین نے اوپر ایک پہاڑی مقام بوڑی بارکر میں کوہو لگا کر وہاں رہائش اختیار کرلی ہوئی تھی۔ ابتداء طاعون جو ۱۹۰۲ء میں پڑی تھی آپ کے والدین اس کی نذر ہو گئے۔ تو ماموں نے اپنے پاس لا کر پرورش کی جب ہوش سنبھالا تو ارد گرد کے ماحول کا جائزہ شروع کیا۔ اس علاقہ کے ایک رئیس ڈوگرہ راجپوت جن کا آبائی نام بجنتر تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہو کر احمدیت قبول کر چکے ہوئے تھے۔ آپ کا اسلامی نام شیخ عبدالعزیز صاحب رضی اللہ عنہ ہے آپ زیادہ تر قادیان میں بحضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہتے۔ سال میں چند ماہ کے لئے فصل کی آمد اور زمین کا ٹھیکہ وغیرہ وصول کرنے وطن جایا کرتے تھے۔ بابا اللہ دیتہ صاحب نے بتایا کہ میں محترم شیخ عبدالعزیز صاحب سے جن کو ہم چچا کہا کرتے تھے۔ قادیان کے حالات سُنا کرتا تھا۔ اور یوں ایک غیر شعوری لگاؤ قادیان کے ساتھ ہونے لگا۔ اور یہ لگاؤ بڑھتے بڑھتے شوق کی حدود میں داخل ہو گیا۔

میں بیس سال کا نوجوان تھا۔ جب قادیان کے وصال کی تمنا دل میں لئے گھر سے بھاگ کھڑا ہوا۔ اس سے قبل محنت مزدوری کی غرض سے میں اپنے بڑے بھائی کے ساتھ پنجاب آ چکا تھا۔ اور ریل میں نے دیکھ لی ہوئی تھی۔ میں گھر سے بھاگ کر جموں تک آیا۔ اور یہاں سے ریل میں سوار ہو کر قادیان آنے کے لئے بٹالہ پہنچا میں نے دیکھا کہ بعض اور مسافر بھی قادیان آنے والے ہیں۔ اُن کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ جُھٹ پٹے کے وقت قادیان پہنچا۔ رات مہمان خانہ سے کھانا کھا کر سو رہا صبح اُٹھ کر محترم شیخ عبدالعزیز صاحب کا پتہ کیا۔ آپ سے مل کر سارے کلفت اور پریشانی دُور ہوئی۔ آپ سے معلوم ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو وفات پائے چھ ماہ کا عرصہ گذرا ہے۔

میں نے یہاں بطور مددگار کارکن صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت کر لی۔ میرا تقرر دفتر محاسب میں ہوا۔ تو ان دنوں حضرت مرزا محمد اشرف صاحب محاسب تھے۔ ان کی شفقت سے دن اچھے گذرنے لگے۔ آپ نے اپنے مکان کے ایک حصہ میں ہی مجھے رہنے کو جگہ دے دی۔ کفایت شعاری میری طبیعت کا اہم جزو تھا۔ میں نے اپنی قلیل تنخواہ میں سے کچھ رقم پس انداز کر لی تھی۔ جب حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طرف سے ۱۹۱۴ء میں منارۃ المسیح کی تکمیل کے لئے چندہ کی تحریک ہوئی۔ اور یہ شرط ساتھ لگائی گئی کہ جو ایک سو روپیہ اس تحریک میں دے گا اس کا نام منارۃ المسیح کے اوپر سنگ مرمر کی تختی پر لکھ کر لگوایا جائے گا۔ میں نے اپنا جمع شدہ روپیہ جو یکصد ہی تھا اس تحریک میں دے دیا۔ (بابا اللہ دیتہ صاحب کا نام منارۃ المسیح پر جانب جنوب لگی ہوئی سنگ مرمر کی تختی پر لکھا ہوا موجود ہے عامل)

پھر کئی سال کی ملازمت سے آپ نے کچھ رقم پس انداز کر لی تو ایک چھوٹی سی دوکان جو ایک صندوق کی صورت میں تھی۔ جاری کر لی۔ اس میں بچوں کے کھانے کی کھٹی میٹھی گولیاں' ٹافیاں' سوئی دھاگہ بٹن وغیرہ ہوا کرتے۔ اسی مختصر سی دوکان سے آپ گذارہ چلاتے رہے۔ یکصد روپے کی رقم جمع ہوئی تو آپ نے سٹار ہوزری میں حصص خرید لئے۔ تقسیم ملک کے وقت آپ ڈلہوزی چلے گئے۔ وہاں چند ماہ بیٹھ کر بالآخر قادیان کی محبت نے پھر زور مارا۔ تو آپ مارچ ۱۹۴۸ء میں چند درویشوں کا تبادلہ عمل میں آنے پر قادیان چلے آئے۔ مارچ ۱۹۴۸ء میں صبح کے وقت بابا جی کو جس نے بھی گھومتے دیکھا خوش ہوا۔ قادیان کے اکثر نوجوان آپ کو پہچانتے تھے۔ کسی نے کہا لاؤ بابا جی مجھے دینا ایک آنہ کی ٹافی کسی نے گولیاں مانگیں کسی نے چائے پتی کی پُڑیا اور کسی نے کوئی اور پُڑیا نام لئے بغیر مانگنا شروع کی بابا جی کی طبیعت میں غصہ نہیں تھا۔ سب کا ہنس ہنس کر جواب دیتے بھائی ابھی آیا ہی ہوں۔ بندوبست کروں گا مرزا منور احمد صاحب نے ویزلین کی شیشی مانگی۔ وہ پہلے بھی بابا جی سے ویزلین خریدا کرتے تھے۔ بابا جی اچھی خوشبودار ویزلین بھی اپنی پٹاری نما دوکان میں رکھا کرتے تھے۔

بابا جی کا تقرر میرے ہی محکمہ میں ہوا۔ ان دنوں میری اور میرے ساتھیوں کی ڈیوٹی سٹور کی حفاظت اور نگرانی پر تھی۔ انچارج سٹور کے علاوہ کئی اور بھی خدمات ناچیز کے سپرد تھیں۔ اور میں اکثر لنگر خانہ سے بروقت کھانا نہیں لے پاتا تھا۔ بعض اوقات تو رہ ہی جاتا۔ اور جب بے وقت جاتا۔ تو جو بچا کھچا ہوتا مل جاتا۔ بابا جی نے جب یہ صورت حال دیکھی تو میرا کھانا خود وقت پر لا کر رکھ دینے کی ڈیوٹی اپنے ذمہ لے لی۔ اور کئی سالوں تک اس ڈیوٹی کو نبھاتے رہے۔ گو میں بھی اور دفاتر میں تبدیل ہوتا رہا۔ اور بابا جی بھی مگر یہ کھانا لا کر رکھنے کا عہد قائم رہا۔

بابا جی کی طبیعت میں مستقل مزاجی بدرجہ اتم تھی۔ جب وہ ۱۴-۱۹۱۵ء میں یہاں آئے تو مرزا محمد اشرف صاحب کے مکان میں رہنے کو جگہ ملی۔ اور پھر وفات تک اس جگہ کو نہ چھوڑا۔ مولوی عبدالواحد صاحب سے آپ کا دوستی کا تعلق ابتدائی ایام میں استوار ہوا تو وفات تک اس تعلق کو نبھاتے چلے گئے۔ میرے ساتھ تعلق بنا تو وفات تک اس کی پاسداری کرتے چلے گئے۔

میں نے ایک روز پوچھا بابا جی آپ کا اصل نام تو پیر اندیتہ تھا۔ آپ اللہ دیتہ کیسے ہو گئے تو بتایا کہ جب میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ پیر اندیتہ نام میں شرک کی ملونی ہے۔ آپ اپنا نام اللہ دیتہ رکھ لیں چنانچہ اسی روز سے میرا نام اللہ دیتہ ہو گیا۔

میں نے ایک بار پوچھا کہ یہاں آنے کے

(باقی ملاحظہ کیجئے صفحہ ۱۱ پر)

آل سری لنکا احمدیہ مسلم مشن کی دوسری کامیاب سالانہ کانفرنس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، محترم جناب ناظر صاحب اعلیٰ قادیان اور محترم جناب وکیل التبشیر صاحب ربوہ کے بصیرت افروز پیغامات ۔ دینی و علمی تقاریر ۔ بیعتیں

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو۔ نزیل کولمبو، سری لنکا

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے جماعتہائے احمدیہ سری لنکا کو اپنی دوسری سالانہ کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ سری لنکا کے دارالخلافہ کولمبو (COLOMBO) میں مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۷۹ء بروز اتوار منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ۔

اس کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں مضافات کی جماعتوں کو دو ہفتہ قبل ہی بذریعہ سرکلر مطلع کر دیا گیا تھا۔ اور جلسہ کے مختلف انتظامات کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل دی گئی تھی۔

حسب پروگرام کانفرنس سے ایک روز قبل یعنی ۲۱ جولائی بروز ہفتہ ہی جماعت ہائے احمدیہ نگمبو (NEGOMBO) پولانا روے (POLANARUVE ?) پسیالہ (PASIALA) اور پتھلم (PUTHALAM) سے احباب کرام تشریف لے آئے قریباً ۱۵ افراد نے مشن ہاؤس میں شب گزاری فرمائی اور دعاؤں ذکر الٰہی اور مختلف دینی مسائل پر تبادلہ خیالات سے اپنے اوقات کو معمور کیا۔

نماز تہجد اور درس

صبح ۳ بجے نماز تہجد کے ساتھ کانفرنس کی کارروائیوں کا آغاز ہوا۔ فجر کی نماز کے بعد خاکسار نے مختلف تربیتی امور پر قرآن کریم اور حدیث شریف کا درس دیا۔ کچھ فراغت کے بعد احباب کی خدمت میں پُر تکلف ناشتہ پیش کیا گیا۔

مقابلہ جات

صبح ۹ بجے خاکسار کی زیر صدارت مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کی طرف سے قرأت نظم اور تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے۔ کولمبو کے علاوہ مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے نوجوانوں اور بچوں نے ان مقابلہ جات میں بہت ہی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں ۳۶ خدام و اطفال نے شرکت کی۔ یہ نہایت دلچسپ سلسلہ ایک بجے دوپہر تک جاری رہا۔ اس اجلاس کے اختتام پر خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے جماعت میں قائم فرمودہ ان ذیلی تنظیموں کی ضرورت اور اس کی حکمت پر روشنی ڈالتے ہوئے نوجوان طبقہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد ججز کے فیصلہ کے مطابق مقابلہ میں اول، دوم، سوم آنے والے خدام و اطفال کے ناموں کا اعلان کیا گیا۔ بعدہٗ یہ تقریب نہایت شاندار رنگ میں اختتام پذیر ہوئی۔

ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد اجتماعی کھانے کا نہایت شاندار اور بہترین انتظام کیا گیا تھا پچھلے سال کی نسبت امسال حاضری بہت ہی زیادہ تھی۔ غیر احمدی احباب بھی معقول تعداد میں حاضر تھے۔

جماعت کی اس نئی زندگی اور بیداری کو دیکھ کر ہر ایک مسرور تھا اور جذبات تشکر کا اظہار کر رہا تھا۔ گویا کہ آج کا دن ہم سب احمدیوں کے لئے نہایت مسرت آمیز عید سے کم نہیں تھا۔

فراغت طعام کے بعد جلسہ کا آغاز ہوا۔ مشن ہاؤس کی تینوں منزلیں سامعین سے بھری ہوئی تھیں۔ درمیانی ہال (منزل) میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ یہ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ باقی لوگ پہلی اور تیسری منزلوں میں بیٹھے ہوئے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ جملہ تقریریں سماعت کرتے رہے۔

جلسہ کا آغاز

ٹھیک ۳ بجے دوپہر محترم جناب ایم ای محمد حسن صاحب صدر آل سری لنکا احمدیہ سنٹرل کمیٹی کی زیر صدارت جناب محمد اسماعیل صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور شاعر مکرم نیاز احمد صاحب کی تامل نظم کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا۔

افتتاحی تقریر

سب سے پہلے خاکسار نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے ایک سال کے بعد پھر ہم سب کو اکٹھے ہونے اور اپنی سالانہ کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق ملنے پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اور جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہوئے ہم احمدیوں کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

بصیرت افروز پیغامات

اس کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، محترم جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان، محترم جناب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ کے نہایت بصیرت اور روح پرور پیغامات کا ترجمہ تامل زبان میں پڑھ کر سنایا۔ (حضور انور کا روح پرور پیغام اسی اشاعت کے صفحہ اول پر ملاحظہ فرمائیں)

تقسیم انعامات

اس کے بعد مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے مقابلہ جات برائے قرأت، نظم اور تقریر میں اول، دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات و اسناد تقسیم کئے گئے۔

تقاریر

اس کے بعد محترم صدر مجلس نے اس کانفرنس کے انعقاد کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے احمدیت کی عظیم برکات پر مختصر خطاب فرمایا بعدہٗ تقاریر کا آغاز ہوا۔

اس جلسہ میں محترم ایم ایم عبد القادر صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ سری لنکا، محترم محمد رفیع الدین صاحب جنرل سیکرٹری سنٹرل کمیٹی، محترم بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نگمبو، محترم محمد شاہ صاحب، محترم بدر الدین صاحب اور محترم حسینی محمد صاحب نے علی الترتیب حقیقت ختم نبوت، ہستی باری تعالیٰ، قیام جماعت احمدیہ کی غرض وغایت، سیرت مہدی علیہ السلام، وفات عیسیٰؑ، ظہور امام مہدی علیہ السلام۔ نہایت پُر از معلومات تقریریں فرمائیں۔

آخر میں خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر قرآن مجید، حدیث شریف اور دیگر ایمان افروز واقعات کی روشنی میں تفصیل سے بیان کیا۔ خاکسار نے اپنی تقریر کے آخر میں جماعت احمدیہ سری لنکا کی تبلیغی و تربیتی و تعلیمی امور میں تیزی اور وسعت پیدا کرنے کے سلسلہ میں مختلف تجاویز پیش کیں۔

جلسہ کے دوران مکرم عبد الغفور صاحب، مکرم منور احمد صاحب اور مکرم محمد صادق صاحب نے نہایت خوش الحانی سے اپنی اپنی نظمیں نہایت عمدگی سے سنا کر سامعین کو محظوظ فرمایا۔

بیعتیں

خاکسار کی تقریر کے بعد تین زیر تبلیغ تعلیمیافتہ نوجوانوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بیعت کر کے داخل ہونے کا اعلان کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین

اس کے بعد محترم صدر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں جلسہ سالانہ کی غیر معمولی کامیابی پر اور مختلف مقامات سے کثیر تعداد میں احباب کی شمولیت پر خدا تعالیٰ کا بے حد شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے اجتماعی دعا کروائی۔

آخر میں محترم نیاز احمد صاحب نے چند خدام کے ساتھ chorus کی صورت میں اپنی ایک نظم زیر عنوان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہایت ایمان افروز انداز میں سنائی۔ جلسہ کی تمام کارروائیاں ٹیپ ریکارڈر پر ریکارڈ کی گئیں۔

جلسہ کے اختتام پر سب سامعین کی چائے اور لوازمات سے تواضع کی گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے بے حد فضل و کرم سے سری لنکا احمدیہ مسلم مشن کی دوسری سالانہ کانفرنس نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۲؍ ۷۹ بروز پیر بوقت ایک بجے خاکسار نے عزیز منصور احمد ابن مکرم عبد الحئی صاحب امان پور کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ ممتاز بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد حسین صاحب مرحوم آف یادگیر بعوض گیارہ صد پچیس روپے (۱۱۲۵) حق مہر پر کیا۔ اعلان نکاح و ایجاب و قبول سے قبل موقع کے مناسب حال اسلامی تعلیم بابت حقوق زوجین و فرائض اقرباء و جانبین کا اختصاراً ذکر کیا گیا۔

اس موقع پر فریقین کی جانب سے مکرم محمد عبد الحئی صاحب نے دس روپے شکرانہ فنڈ اور دس روپے اعانت اخبار بدر کی مد میں ادا کئے۔ جزاکم اللہ۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ منظور احمد مبلغ یادگیر۔

ولادت

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ ساجدہ خاتون کو ایک لڑکی کے بعد مورخہ ۲۵ جون کو پہلا لڑکا عطا کیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر دے نیک صالح بنائے آمین۔ نومولود مکرم مولوی سید صمصام الدین صاحب مرحوم کا نواسہ اور مکرم شیخ محی الدین صاحب آف سونگڑہ کا پوتا ہے۔ خاکسار۔ سید صباح الدین خادم سلسلہ احمدیہ چار شوت۔

وہ پھول جو مرجھا گئے

بقیہ صفحہ ۸

لہذا آپ کو کبھی اپنے وطن جانے کا اتفاق ہوا ہے - یا آپ کے رشتہ دار آپ کو ملنے یہاں آتے رہتے ہیں ؟ تو بتایا کہ ہم دو بھائی تھے والدین طاعون کی نذر ہوگئے تھے - میرا بڑا بھائی بھی قادیان آگیا تھا اور لنگر خانہ میں روٹی لگانے پر ملازم ہوگیا تھا - مگر دیگر رشتہ دار اس کو شادی کا لالچ دے کر واپس اپنے ساتھ لے گئے تھے - مجھے بھی کئی بہانوں سے ساتھ لے جانا چاہتے تھے - مگر میں نے قادیان سے نکلنا پسند نہیں کیا - میرا نکاح بھی قادیان آنے سے قبل ہوچکا تھا - جب رشتہ داروں نے زیادہ اصرار کیا تو مَیں نے اپنی منکوحہ کو طلاق دے کر انہیں فارغ کر دیا کہ اب میری طرف نہیں آنا - اس کے بعد مجھے لینے کوئی نہیں آیا - البتہ میری ایک بچی جب بیوہ ہوگئیں - تو وہ زمین کا انتقال کاغذات مال میں چڑھانے کی غرض سے مجھے بطور گواہ پیش کرنے کی غرض سے مجھے لینے آئی تھیں - مَیں اُن کے ہمراہ ایک دو روز کے لئے وطن گیا تھا - بس اس کے علاوہ کبھی وطن جانے کا خیال تک نہیں کیا -

وطن سے آجانے کے بعد بابا جی نے ساری عمر شادی نہیں کی - بتایا کرتے تھے کہ میں غریب نوجوان تھا - کوئی اثاثہ اور جائیداد نہیں رکھتا تھا - مجھے کون رشتہ دیتا - اس لئے پوچھا ہی نہیں - اور اب میں بوڑھا ہوگیا ہوں تو اب شادی کی عمر نہیں رہی -

بابا جی نہایت درجہ پابند صوم و صلوٰۃ تھے - بڑے پکے تہجد گذار تھے - باقاعدہ مسجد میں آکر تہجد کی نماز بھی اور باقی نمازیں بھی ادا کرتے - وفات سے چند ماہ قبل تک باقاعدہ مسجد میں آتے رہے ہیں آخری چند ماہ میں کمزوری بہت بڑھ گئی تھی - سیڑھیاں [؟] نہیں چڑھ سکتے تھے - اس لئے گھر پر ہی نماز پڑھ لیا کرتے تھے ہاں نماز جمعہ کیلئے مَیں انہیں سہارا دے کر ساتھ لے جاتا -

سنہ ۱۹۷۹ء میں بابا جی کی خواہش پر آپ کے کھانے کا انتظام مَیں نے اپنے گھر میں کر دیا تھا - بابا جی ان دنوں ریٹائرڈ لائف گذار رہے تھے - آپ سارا دن میرے پاس مطب میں بیٹھا کرتے دونوں وقت گھر پر آکر کھانا کھاتے صبح شام سیر کرنے جاتے اور پھر نمازوں کے اوقات میں مسجد لیکن سونے کے لئے آپ نے مرزا محمد اشرف صاحب کی بیٹھک نہ چھوڑی - آپ کہا کرتے کہ مَیں قادیان آتے ہی اس جگہ مقیم ہوا تھا - اور اسی جگہ سے میرا جنازہ اُٹھے گا -

۱۷ دسمبر ۱۹۷۸ء کو مجھے تاکیداً کہا کہ حجام کو بھجوا دینا میری حجامت بنا دی جائے - سو مَیں نے انتظام کر دیا تجامت بنوا کر غسل گرم پانی سے کیا - چائے پی - اور عصر کی نماز کا وقت ہو چلا تھا - چارپائی پر ہی نماز شروع کر لی - (مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش جو مرزا محمد اشرف صاحب کے برادر نسبتی ہیں اور آج کل اس مکان میں مقیم ہیں - اسی مکان کی بیٹھک میں بابا اللہ دیتہ صاحب قیام پذیر تھے - اور ان علالت کے ایام میں قریشی صاحب اور آپ کے بیوی بچوں نے بھی بابا جی کی خوب خدمت کی جزاہم اللہ احسن جزاء) میری اہلیہ انہیں غسل دلوا کر اور چائے وغیرہ پلوا کر آگئی تھیں - قریشی صاحب کے گھر والے بھی یہ خیال کر کے کہ بابا جی نماز پڑھ رہے ہیں شور نہ ہو اس جگہ سے ہٹ گئے - مَیں عصر کی نماز مسجد مبارک میں پڑھ کر درس سننے کے لئے بیٹھا تھا کہ ایک بچہ آیا - اور آکر کہا کہ بابا جی کی طبیعت زیادہ خراب ہے آکر دیکھ لیں مَیں فوراً گیا - جاکر دیکھا کہ بابا جی اپنا عہد وفاداری پورا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں جا چکے ہیں - انا للہ و انا الیہ راجعون - اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے آمین - آپ کے علاوہ آپ کے رشتہ داروں میں سے کوئی اور احمدی نہیں تھا - اور چونکہ بابا جی نے وطن سے تعلق ہی منقطع کر لیا ہوا تھا - وفات کے وقت یہ معلوم بھی نہیں تھا - کہ ان میں سے کوئی زندہ موجود بھی ہے یا نہیں - اور اگر ہے تو اس کا پتہ اس وقت کیا ہے -

۱۸ دسمبر ۱۹۷۸ء کو ہی رات ساڑھے نو بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی - اور بعد تدفین دعا فرمائی - بابا جی ۱۹۱۷ء سے موصی تھے - آپ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا -

درخواست دُعا

خاکسار ان دنوں سخت قسم کی پریشانیوں اور ذہنی تفکرات میں مبتلا ہے - رمضان المبارک کے ان مقدس ایام میں احباب جماعت سے دردمندانہ دل سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری ان پریشانیوں و مشکلات کے دور کو محض اپنے فضل سے ختم کرے - اور صبر و سکون - راحت و اطمینان نصیب کرے - آمین - خاکسار - منظور احمد مبلغ سلسلہ مقیم یادگیر -

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ختم ہو رہا ہے - براہ کرم اپنی اوّلین فرصت میں آئندہ سال کا چندہ اخبار بدر ارسال فرما دیں - تاکہ آئندہ بھی آپ کے نام بدر جاری رہے - اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین - مینیجر اخبار بدر قادیان

خریداری نمبر	اسماء خریداران	خریداری نمبر	اسماء خریداران
۱۰۰۶	مکرم حوالدار محمد لطیف صاحب	۱۵۷۶	مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب
۱۰۱۶	" محمد نصیر الدین صاحب	۱۵۷۷	" مہتمم مدرسہ خیر المدارس
۱۱۰۷	" ایس ایم رضوان صاحب ایم اے	۱۵۷۸	" وحید اللہ صاحب
۱۱۱۸	مکرمہ برکت بی بی صاحبہ	۱۵۹۱	" محمد متین اینڈ یاسین صاحب
۱۱۵۹	مکرم دادا بھائی صاحب میرجی	۱۵۹۵	" بشیر الدین محمود احمد صاحب
۱۱۶۹	" سید فضل احمد صاحب	۱۶۱۰	" نسیم احمد خان صاحب ہیراڈ
۱۱۸۰	" محمد شمس الدین حیدر صاحب	۱۶۱۱	" مولانا محمد علی یتیم خان صاحب
۱۱۸۳	" ایم اے رشید صاحب	۱۶۵۷	مکرمہ رحمت بیگم صاحبہ
۱۱۸۹	" محمد مجید سولیتہ صاحب مرحوم	۱۶۸۹	مکرم شکیل احمد صاحب
۱۲۱۱	" انیس الرحمٰن خان صاحب	۱۶۹۳	" محمد نعمت اللہ چوہدری صاحب
۱۲۱۲	" مقبول احمد صاحب	۱۶۹۶	" شری چاند پٹیل صاحب
۱۲۳۰	" امام حسین صاحب	۱۶۹۷	" عبدالحلیم ظاہر صاحب
۱۲۶۴	" عبدالرزاق صاحب	۱۷۱۳	مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ
۱۲۷۰	" میر عبدالرحمٰن صاحب	۱۷۵۷	مکرم لیٰسین خان صاحب
۱۲۹۸	محترمہ شریفاں بیگم صاحبہ	۱۸۹۹ F	" پروفیسر عبدالسلام صاحب
۱۳۱۸	مکرم محمد رفیق صاحب	۱۹۰۰ F	" پروفیسر عبدالسلام صاحب
۱۳۲۴	" ڈاکٹر کے احمد صاحب	۱۹۲۱ F	" ظفر اقبال بٹ صاحب
۱۳۳۶	" صادق علی صاحب	۱۹۲۷ F	" الیف - ایم - پرویز صاحب
۱۳۴۹	" شیخ مختار حسین صاحب	۱۹۵۸ F	" ریاض احمد قادر صاحب
۱۳۵۴	" اے اے باسط صاحب	۱۹۷۰	اسسٹنٹ لائبریرین والیانگ
۱۳۵۵	" انچارج احمدیہ مشن حیدر آباد	۱۹۷۱	مکرم محمد عثمان رازی صاحب
۱۳۵۶	" مولوی محمد امام صاحب	۱۹۷۲	" محمد عبدالباسط صاحب
۱۳۵۷	" ماسٹر عبدالحمید صاحب	۱۹۷۳	" ایم نسیم صاحب
۱۳۶۷	" ایم اے رشید صاحب بی کام	۱۹۷۴	" ناصر احمد احمدی صاحب
۱۳۶۹	" تسلیم احمد گنائی صاحب	۱۹۷۵	" صدیق احمد خان صاحب
۱۴۳۷	نیجر انجمن قادریہ پورنیہ	۱۹۷۷	" یو - معید و صاحب
۱۴۴۴	مکرم نذیر احمد صاحب	۱۹۷۸	" یو - ابراہیم صاحب
۱۴۵۵	" ایس این تمبیل صاحب	۱۹۹۳	مکرمہ نفیسہ بانو گنائی صاحبہ
۱۴۶۳	" حاجی محمد حسن صاحب	۱۹۹۶	" امۃ الحکیم صاحبہ
۱۵۰۴	" انجینئر منظور الاسلام صاحب	۲۰۷۰	مکرم محمد عبداللہ شاکر صاحب دوکاندار
۱۵۱۰	مکرمہ ایس - یو - ایچ محمودہ بیگم صاحبہ	۲۰۸۲	" احمد اللہ شیخ صاحب
۱۵۷۳	مکرم مولوی ابراہیم صاحب	۲۰۸۳	" عبدالغنی بانڈے صاحب
۱۵۷۴	" ڈاکٹر محمد یونس صاحب	۲۱۷۰	" شیخ بشارت احمد صاحب
۱۵۷۵	" ہیڈ ماسٹر اردو مڈل سکول ملاری	—	— — —

درخواستہائے دُعا

۱ - مکرم محمد ابراہیم خان صاحب چک امیر چھ کو کافی عرصہ سے گردہ میں پتھری کی تکلیف چلی آرہی ہے - اور ساتھ ہی کثرت پیشاب کی بھی تکلیف ہے - جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہیں - احباب جماعت موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں -

۲ - مکرم امتیاز احمد صاحب میر نے پانچ پورہ سے اور مکرم غلام مصطفیٰ صاحب نے چک امیر چھ سے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے - احباب جماعت ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں - خاکسار - جاوید اقبال اختر چک امیر چھ (کشمیر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ [illegible] پیغام

(بقیہ صفحہ اوّل)

اور اپنی اولادوں کو آگاہ کریں جو حضور علیہ السلام کی تصانیف [illegible] اسی غرض کے لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ اس جلسہ کے موقع پر اس [illegible] پروگرام تیار کریں کہ آپ کی جماعت کے تمام افراد خواہ وہ بوڑھے ہوں [illegible] ہوں یا بچے، قرآن کریم کو پڑھنا سیکھیں اس کا ترجمہ سیکھیں اور حضرت [illegible] السلام کی جو کتب آپ کو میسر ہوں، ان کا باقاعدگی سے مطالعہ کر [illegible]

خدا تعالےٰ ہمیں حضور علیہ السلام کے بیان فرمودہ حقائق [illegible] سیکھنے کی توفیق اور ہمت بخشے۔ خدا تعالےٰ ہمارے ذہنوں اور [illegible] ان معارف اور علوم کو جذب کرنے کی صلاحیت عطا فرمائے۔ اور خدا تعا [illegible] بخشے کہ ہم خود بھی ان حقائق و معارف سے فائدہ اٹھائیں۔ اور [illegible] یدخلون فی دین اللہ افواجاً کے تحت نئے داخل ہونے والوں کو بھی ان سے فیض یاب [illegible] تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور ہر آن آپ کا نگہبان ہو۔ آمین

والسلام

مرزا نا[illegible]

خلیفۃ المس[illegible]

۷ر جولائی ۱۹۷۹ء

محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب کا بیرونی ممالک کا [illegible] درخواست دعا

محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر اپنے [illegible] سلسلہ میں جرمنی اور یورپ کے بعض دیگر ممالک کے سفر پر مورخہ ۱۳ر اگست کو بمبئی سے [illegible] موقعہ پر یادگیر میں ایک الوداعی تقریب منعقد کر کے اس سفر کے ہر جہت سے بابرکت [illegible] اجتماعی دعا کی گئی۔

جملہ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں بھی درخواست [illegible] موصوف کے اس دورہ کی کامیابی اور بخیر و عافیت وطن واپسی کے لئے دعا فرما [illegible] منارۃ المسیح کی سفیدی کا اہم کام بھی ہے جسے انہوں نے واپس آکر [illegible] ہے۔ اس کام کی احسن رنگ میں تکمیل کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ خاکسار [illegible] مبلغ یادگیر

VARIE[illegible] CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
[illegible] facturers & order Suppliers.
PHONES: 52325 - 52686 P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پولیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز!
[illegible]
[illegible] پروڈکٹس
[illegible] کانپور (یوپی)

ہر قسم اور ہر [illegible] کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و [illegible] کے لئے
آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیں [illegible]
AUTO[illegible]NGS
آٹو ونگس
32, SECOND [illegible] ROAD
C.I.T. [illegible]
MADRAS-60004.
PHONE NO: [illegible]

جماعت احمدیہ تبلیغی میدان میں (بقیہ صفحہ ۲)

افریقہ گزشتہ دنوں [illegible] کانفرنس کیا انعقاد ہوا جس میں چار افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔

ہندوستان میں تبلیغ اسلام

اسی طرح ہندوستان میں بھی جہاں آزادی ضمیر و آزادی مذہب کا دور دورہ ہے، خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پیار و محبت کے ساتھ، دلائل و براہین کے ساتھ، حکمت و موعظت کے ساتھ تبلیغ اسلام کا سلسلہ جاری ہے ــــــ تازہ خبروں کے مطابق حال ہی میں آسام کے تبلیغی دورہ کے نتیجہ میں آٹھ افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ آدھر آندھرا پردیش سے اطلاع ملی ہے کہ گزشتہ دو تین ماہ کے قلیل عرصہ میں قریباً بیس افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

غرضیکہ وہ مقدس فریضہ تبلیغ کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سرانجام دیتے رہے آج بفضلہ تعالےٰ مسیح محمدی کی جماعت سرانجام دے رہی ہے۔ اور اب وہ دن دور نہیں جب ساری دنیا میں اسلام غالب آجائے وما ذٰلک علی اللہ بعزیز۔

مذکورہ سطور میں تو صرف ایک جھلک پیش کی گئی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے تبلیغی کارنامے ایسے ہیں کہ مصر کے ایک شدید معاند احمدیت اخبار الفتح نے آج سے قریباً ۴۸ سال قبل لکھا تھا۔ کہ :-

"جو شخص بھی ان (احمدیوں) کے حیرت انگیز کارناموں کو دیکھے گا وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے۔" (۲۱ر جمادی الثانی ۱۳۵۱ ہجری)

• کیا کوئی رجل رشید ہے جو اس پر سنجیدگی سے غور کر سکے ــــ !!

(محمد انعام غوری)

ڈائجسٹوں کی دنیا میں شاندار انقلاب
اشاعت ۵ ستمبر ۷۹ء
ماہنامہ
چہار رنگ
دلّی
مینیجنگ ایڈیٹر شوکت انصاری
ایڈیٹر طارق صدیقی
قیمت چار روپئے
صفحات ۲۵۰
انقلاب کیوں ہے
★ صرف چار روپے میں چار ضخیم اور مکمل ناول
☆ اسرار، ہیبت، جرائم، ایڈونچر، شکار، رومان، تاریخ، ادب، سیاست اور دیگر موضوعات پر ایک درجن سے زائد تخلیقات
چہار رنگ
○ دلچسپ ــ ○ معیاری ــ ○ مکمل ــ ○ دیدہ زیب
پہلے شمارے کے چار دلکش اور ناقابل فراموش رنگ
☆ شہید جمشید پوری، زکی انور کا آخری ناول "لرزتے ہوئے موتی"
☆ ابن اقبال کا جاسوسی ناول "دشمن فروش" ✱ سراج انور کا پرہیبت اور ہنگامہ خیز ناول "وہ، وہ" ✱ ایک تاریخی ناول؟ جو بہت بڑا سوال ہے؟؟؟
○ اپنے ایجنٹ سے ابھی کاپی محفوظ کرا لیجئے یا ہمیں لکھئے۔
سرکولیشن مینیجر چہار رنگ اردو ڈائجسٹ ۲۲۶۳ گلی قاسم جان دہلی ۱۱۰۰۰۶

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکتوں سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے [illegible] سامنے ہے کہ آپ رمضان شریف میں تیز آندھی سے بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو۔ نیز ضعف پیری یا کسی حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ اس کو اسلام کی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں، فدیۃ الصیام دینا چاہیئے۔ تا اُن کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں۔ وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین ::

دینی امتحان برائے خدام و اطفال الاحمدیہ بھارت

دینی امتحان برائے مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت بتاریخ ۱۶؍ ستمبر بروز اتوار ہوگا۔ جملہ قائدین کرام سے گذارش ہے کہ اپنی اپنی مجالس کے زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کو اس امتحان میں شریک کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ مجلس کی کارگزاری کا جائزہ لیتے وقت اس امر کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ کس نسبت سے مجلس کے خدام و اطفال اس مرکزی امتحان میں شریک ہوئے ہیں۔

خدام کے لئے سوال کا پرچہ مرکز سے مقررہ تاریخ سے قبل ارسال کر دیا جائیگا۔ بعد امتحان ۱۷ ستمبر کو حل شدہ پرچہ جات بذریعہ رجسٹری مرکز میں بھجوا دیئے جائیں۔

اطفال کا امتحان چونکہ زبانی ہوگا۔ لہٰذا قائدین کرام اپنی اپنی سہولت کے مطابق اس کا انتظام فرمالیں اور بعد امتحان اطفال کے نمبرات سے دفتر مرکزیہ کو آگاہ فرمائیں تاکہ نتائج کا اعلان کیا جا سکے۔

نصاب دینی امتحان اخبار بدر کی اشاعت محریہ ۲۶ جولائی میں ملاحظہ فرمالیں ::

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اعلان بابت پروگرام جلسہ سالانہ مستورات!

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مؤرخہ ۱۹ دسمبر کو مستورات کا علیحدہ پروگرام ہونا ہے۔ اس پروگرام میں جو بہنیں اور بچیاں تلاوت قرآن کریم۔ نظم یا تقاریر میں حصہ لینا چاہتی ہوں وہ جلد از جلد اپنے نام مع مکمل پتہ اپنی صدر لجنہ مقامی کی تصدیق سے بھجوائیں۔ تقریر کے عنوان سے بھی اطلاع دیں۔ پروگرام مرتب ہونے کے بعد بہنیں جلسہ سالانہ کے قریب اپنے نام بھجواتی ہیں جبکہ پروگرام تبدیل کرنا مشکل ہوتا ہے امید ہے بہنیں اس کا خیال رکھیں گی ::

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

سرینگر کشمیر میں آٹھویں سالانہ کانفرنس

اس سال جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی آٹھویں سالانہ کانفرنس سرینگر میں ۹ و ۱۰ ستمبر بروز اتوار و سوموار منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پروگرام کے اوقات بتفصیل ذیل ہوں گے ::

۹ ستمبر بروز اتوار ــــ ۳ بجے بعد دوپہر تا ۸ بجے شب

۱۰ ستمبر بروز سوموار ــــ ۹ بجے صبح تا ۲ بجے دوپہر

* اس کانفرنس کے لئے محترم بابو تاج دین صاحب صدر جماعت سرینگر کو صدر مجلس استقبالیہ اور محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب کو نائب صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔
* [illegible] سرینگر" مندرجہ ذیل پتہ پہ جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔
* احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ اس سال بعض مجبوریوں کی بنا پر کانفرنس میں خواتین کی شمولیت اور رہائش کا انتظام نہیں ہو سکا ہے۔
* اس روحانی اجتماع میں شریک ہونے والے مہمانانِ کرام کے قیام و طعام کا انتظام مجلس استقبالیہ کے ذمہ ہوگا۔ البتہ کشمیر کے موسم اور اپنی عادت کے مطابق بستر ہمراہ لائیں
* وادیٔ کشمیر کے علاوہ ہندوستان کے دوسرے علاقوں سے جو دوست اس کانفرنس میں شرکت کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اپنی آمد اور تعداد افراد سے مندرجہ ذیل پتہ پر قبل از وقت مطلع فرمائیں

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے انعقاد کو ہر طرح کامیاب و بابرکت فرمائے آمین

المعلن :

محمد حمید کوثر۔ انچارج تبلیغ صوبہ کشمیر

احمدیہ مسجد متصل آئی۔جی۔پی آفس۔ سرینگر

Ahmadiyya Masjid
Near I.G.P. Office
SRINAGAR-190009 (Kashmir)

دینی نصاب برائے امتحان جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال رواں ۱۹۷۹ء (بمطابق ۱۳۵۸ ہش) کے امتحان دینی نصاب کیلئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "آسمانی فیصلہ" مقرر کی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ امتحان ۲۳ ستمبر بروز اتوار ہوگا ـــ کتاب کی رعائتی قیمت پچاس پیسے ہے ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔ زیادہ کتب منگوانے کی صورت میں ڈاک کے اخراجات میں بچت ہو جاتی ہے۔ کتب نظارت دعوۃ و تبلیغ سے منگوائی جا سکتی ہیں۔ مبلغین و عہدیداران جماعت جلد از جلد امتحان میں شامل ہونے والوں کے نام نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ تاکہ اس کے مطابق ان کو سوالات کے پرچے بھجوائے جا سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنے میں بہت برکت اور علمی و روحانی فوائد ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس امتحان میں شرکت کی توفیق بخشے آمین ::

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

عید فنڈ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے عید فنڈ کے لئے کم از کم شرح ایک روپیہ فی کس (ہر کمانیوالے پر) مقرر ہے جبکہ جماعت کے بیشتر مخیر اور صاحب استطاعت احباب ہر سال ماہ رمضان میں اس مد میں بڑھ چڑھ کر ادائیگی کیا کرتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ امسال بھی احباب جماعت اپنے اخلاص اور قربانی کا پہلے سے بڑھ کر مظاہرہ کریں گے اور جملہ عہدیداران مال حسب قواعد عید فنڈ میں وصول ہونے والی جملہ رقوم جلد از جلد مرکز میں بھجوانے کی سعی فرمائیں گے

اللہ تعالیٰ تمام احباب و عہدیداران جماعت کو اپنے اس اہم فریضہ کی کماحقہ طریق پر بجا آوری کی توفیق بخشے اور اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین ::

ناظر بیت المال آمد قادیان